REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT R.N. No. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP — 3.

جلد ٢٧

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

شمارہ ٤

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر۔ محمد انعام غوری۔

شرحِ چندہ

سالانہ ١٥ روپے

ششماہی ٨ روپے

ممالکِ غیر ٣٠ روپے

فی پرچہ ٣٠ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. PIN. 143516.

اخبارِ احمدیہ

قادیان ٢٢ر صلح (جنوری)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ٢١ر جنوری ٧٨ء کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ :-

"حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو پاؤں میں تکلیف چل رہی ہے"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت وسلامتی، درازئ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دُعائیں جاری رکھیں۔

قادیان- ٢٣ر صلح (جنوری)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ ناظر اعلےٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالےٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

حضرت بیگم صاحبہ تاحال کمزوری محسوس فرماتی ہیں۔ احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت و سلامتی کے لئے دُعا فرماتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنا فضل شاملِ حال رکھے۔ آمین ؛

١٦ر صفر ١٣٩٨ ہجری　　٢٦ر صلح ١٣٥٧ ہش　　٢٦ر جنوری ١٩٧٨ء

جماعتی تحریکات کا مقصد اللہ تعالےٰ کی معرفت کا حصول اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو دُنیا میں قائم کرنا ہے

مَیں چاہتا ہوں کہ کوئی احمدی بچہ اور بچی ایسی نہ رہے جو اپنی خوشی سے اپنے جیب خرچ میں سے رقم بچا کر اس تحریک میں پیش نہ کرے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے وقفِ جدید کے اکیسویں سال کے آغاز کا اعلان فرمایا

مورخہ ١٣ر صلح (جنوری) کو سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامع مسجد اقصیٰ ربوہ میں خطبہ جمعہ کے دوران تحریکِ وقفِ جدید کے اکیسویں سال کے آغاز کا باقاعدہ اعلان فرمایا۔ اس ضمن میں ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ کا ملخص جو اخبار الفضل مجریہ ١٤/١/٧٨ میں شائع ہوا ہے افادۂ احباب کی خاطر ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ جماعت کے افراد کو پیارے امام ہمام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے وقفِ جدید کے اس نئے سال میں پہلے سے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؛ ——— (انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان)

حضور نے فرمایا، انسان اسی ذات پر صحیح معنوں میں اور پورے اطمینان کے ساتھ توکّل کرسکتا ہے جو عزیز بھی ہو اور رحیم بھی۔ یعنی ہر شئے پر قادر بھی ہو اور پھر اپنی عظیم قدرت سے اپنے بندوں پر بار بار رحم کرنے والا بھی ہو۔ انسان اپنی کمزوریوں کی وجہ سے اِس امر کا محتاج ہے کہ وہ بار بار توبہ اور استغفار کے ذریعہ اپنے ربّ کی طرف جُھکے اور اس کا یہ جُھکنا محض زبان سے نہ ہو بلکہ عمل سے بھی ہو۔ یعنی قرآن کریم نے جو احکام دیئے ہیں ہمارے اعمال ان کے مطابق ہوں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ۔ اس میں اموال کو اور پھر اپنے اوقات کو خدا کی راہ میں خرچ کرنا بھی مراد ہے۔ اور اس بارہ میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کا عظیم نمونہ ہمارے پیشِ نظر رہنا چاہیئے۔

حضور نے فرمایا، ہماری جماعت میں جتنی تحریکیں بھی کی جاتی ہیں ان سب کا مقصد اللہ تعالیٰ کی معرفت کا حصول اور کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو دُنیا میں قائم کرنا ہے۔ انہی تحریکوں میں سے ایک تحریک وقفِ جدید بھی ہے جس کے نئے سال کے آغاز کا مَیں آج اعلان کرتا ہوں۔ اِس تحریک کا بُنیادی مقصد یہ ہے کہ ہماری جماعتوں میں ہر جگہ ایسے مُعلّم موجود ہوں جو روز مرہ کی باتوں میں قرآنِ کریم کے احکام بتائیں اور لوگوں کی تربیت کریں۔

حضور نے فرمایا، وقفِ جدید کے مُعلّم ہمیں مناسب تعداد میں نہیں مل رہے۔ ہمیں ایسے بہت سے ایسے مخلص احمدی مُعلّم ملنے چاہئیں جن کے دل میں قرآنی احکام پر عمل کرنے اور کرانے کی تڑپ ہو۔ اور پھر اُن معلّمین کے اخراجات پورا کرنے کے لئے ہمیں چندہ بھی دینا چاہیئے۔ اِس چندہ کا ایک حصّہ مَیں نے احمدی بچّوں اور بچیوں کی تربیت کی غرض سے اُن کے ذمّہ لگایا تھا۔ مَیں چاہتا ہوں کہ کوئی احمدی بچّہ اور بچّی ایسی نہ رہے جو اپنی خوشی سے رضا کارانہ طور پر اپنے جیب خرچ میں سے تھوڑی بہت رقم بچا کر اِس تحریک میں پیش نہ کرے۔ ان کے علاوہ بڑوں کو بھی اپنی اپنی استطاعت کے مطابق چندہ وقفِ جدید میں ضرور حصّہ لینا چاہیئے۔ میری دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ آپ کے اموال میں بڑی برکت ڈالے۔ آپ کی قُربانی کو قبول کرے۔ اور اس کے فضلوں کے آپ وارث بنیں۔ آمین ؛ (روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ١٤ر جنوری ١٩٧٨ء)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (١٤٣٥١٦) سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۶ر صلح ۱۳۵۷ ہش

"دُنیا بھر میں اسلام کا بول بالا ہوگا!"

یہ ہیں اُس عنوان کے الفاظ جو ربوہ میں منعقد ہونے والے جماعتِ احمدیہ کے ۸۵ ویں سالانہ جلسہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ارشاد فرمودہ تقریر کی رپورٹ کے جو صُوبہ پنجاب میں اُردو کے کثیر الاشاعت اخبار روزنامہ پرتاپ جالندھر میں شائع ہوئی۔ معاصر اپنی ۹ر جنوری کی اشاعت میں اس خبر کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:-

"ربوہ ۸ر جنوری (ا۔پ۔پ) جماعت احمدیہ کے امام مرزا ناصر احمد نے کہا ہے کہ تمام دُنیا میں اسلام کا بول بالا ہو کر رہے گا۔ اور یہ عظیم کام صرف ان کے مقلدین کی کوششوں سے ہی سرانجام پائے گا۔ انہوں نے کہا کہ روحانی انقلاب کی بُنیاد رکھی جا چکی ہے۔ اور یورپ میں اور دیگر ممالک میں بہت سے لوگ ہمارے ساتھ شامل ہو رہے ہیں۔ ۸۵ ویں سالانہ اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے انہوں نے کہا، مغرب کی جدید نسل اپنے عقائد سے برگشتہ ہو چکی ہے۔ اُسے اب صداقت کی تلاش ہے۔ اور وہ اپنی نجات کے لئے اسلام سے امیدیں وابستہ کر رہی ہے۔

امیر جماعت احمدیہ نے بیرونی ممالک سے آئے ہوئے وفود کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا، یہ اسلامی انقلاب کے ہراول دستے ہیں۔ آخر میں انہوں نے دُعا کی کہ اللہ تعالیٰ اسلام کو غالب کرے۔ مُلک کو استحکام نصیب ہو۔ اور ہمیں تمام اوامر کی ادائیگی اور نواہی سے بچنے کی توفیق عطا کرے۔"

(پرتاپ جالندھر ۹/۱/۷۸ صفحہ ۵)

حضور انور کی ربوہ کے جلسہ سالانہ میں افتتاحی تقریر کا خلاصہ بدر میں بھی پڑھا اور الفضل کے حوالہ سے بھی احباب کی خدمت میں کچھ ملخصات ایسی ہی بصیرت افروز باتوں کے پیش ہو چکے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ جن الفاظ میں معاصر پرتاپ نے حضور انور کی افتتاحی تقریر کا نچوڑ اور خلاصہ پیش کیا ہے یہ سب سے نمبر لے گیا۔ اور خبر کی تفصیل اپنی جگہ نہایت درجہ ثابت شُدہ حقائق پر مبنی ہے۔ اور جو عنوان خبر پر لگایا گیا ہے اس کا تو ایک ایک لفظ پُر از یقین اور مومنوں کے لئے بصیرت افروز ہے۔ آج کون ہے جو اس نعرہ کو اپنے پورے معانی کے ساتھ اپنی زبان سے ادا کر سکے کہ "دُنیا بھر میں اسلام کا بول بالا ہوگا" خشک عقیدہ، محض خوش فہمی کے زور میں تو شاید ہر مُسلمان ہی اپنے گھر بیٹھے یہ نقرہ بسہولت کہہ ڈالے۔ لیکن دیکھنا تو یہ ہے کہ حقیقی رنگ میں کہنے والے کے اپنے ایقان و ایمان سے لے کر خارجی دُنیا کے وسائل اور اُن کے مطابق عالمگیر سطح پر ان کو بروئے کار لاتے ہوئے نتیجہ خیز مساعی کون کرتا ہے۔ یا کر سکتا ہے۔ اور پھر اُس کی مساعی محض ہوائی قلعے ثابت نہ ہوئے ہوں۔ بلکہ ایک دُنیا ٹھوس شواہد کے ساتھ اس کے عملی کارناموں پر زندہ گواہ بھی موجود ہو۔

معاصر پرتاپ میں جب اس عنوان سے یہ خبر شائع ہوئی تو عنوان کے بعد جو دوسری ہی جلی سطر تھی یا یوں کہیئے کہ اس خبر کا جو دوسرا عنوان تھا وہ یہی تھا کہ "احمدیوں کے سربراہ مرزا ناصر احمد کی تقریر" بس اسی سے اس خبر کے ایک ایک لفظ کی صحت اور حق و صداقت پر مبنی ہونے کا یقین ہو گیا۔ کیونکہ جو کچھ عنوان میں ظاہر کیا گیا اور جس مضمون کو [illegible] خبر نے قارئین کے سامنے واضح کیا اس کی بہت سی حقیقتیں روزِ روشن کی طرح [illegible] دُنیا پر آشکارا ہیں۔

[illegible] اور ٹیکنالوجی کی ترقی یافتہ اِس دُنیا میں اب ایسی دھاندلی نہیں چل سکتی کہ کوئی شخص کسی بڑی مجلس میں ایسی بات کہہ ڈالے جس کا ثابت شدہ واقعات سے [illegible] اس کی صداقت پُورے طور پر ثابت نہ ہو سکتی ہو۔ ذرائع مواصلات اور ذرائع [illegible] کی حیرت انگیز ترقی نے اس طرح کی لاف زنی کی گنجائش رہنے ہی نہیں دی۔ اور یہ بھی جماعتِ احمدیہ کی ٹھوس مساعی کے لئے مُنہ بولتا نشانِ صداقت ہے۔

جب ہمارے امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "دُنیا میں اسلام کا بول بالا ہوگا" تو خدا کے فضل سے وہ دُنیا بھر میں اسلام کا بول بالا کرنے میں مثبت بُنیادوں پر وہ کچھ کر رہے ہیں۔ جس کے نتائج ہر کس و ناکس بذاتِ خود مشاہدہ کر سکتا ہے۔ آج کون ہے جو جماعتِ احمدیہ کی عالمگیر اسلامی تبلیغ و اشاعت کی بے نظیر مساعی سے انکار کر سکے۔ یا ہر متمدن ملک میں قائم شدہ احمدیہ مشنز کی کارکردگی اور ان ممالک میں مساجد کی تعمیر کے بعد اُن کے اسلام کا فعّال مرکز بن جانے کا ثبوت نہ بن رہی ہوں۔ یہ جو دُنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن پاک کے تراجم شائع کرنے کی مہم احمدیہ جماعت کی طرف سے سالہا سال سے جاری ہے اور ہر آنے والا دن اس منصُوبے کو زیادہ وسعت دیتا اور اس کے دائرہ کو وسیع سے وسیع تر کرتا چلا جا رہا ہے، سارے عالمِ اسلام میں احمدیہ جماعت کے علاوہ بتلائیے کوئی دوسرا اسلامی مُلک ہے یا کوئی بھی دُنیا کی اسلامی تنظیم اس کے مقابلہ میں آ سکتی ہے؟ درآنحالیکہ ایک طرف قدرتی وسائل سے حاصل شدہ دولت کی فراوانی ہے۔ ذرائعِ ابلاغ کی سہولیات ہیں۔ افرادی قوت کی کمی نہیں۔ علماء و فضلاء کی تعداد شمار سے باہر ہے۔ لیکن آفرین ہے اس چھوٹی سی جماعت پر جو عددی کثرت کے مقابلہ اپنی قلّت کے باوجُود وہ کام کر دینے کی سعادت پا رہی ہے جس کے لئے بقول حضرت امام ہمام "مغرب کی جدید نسل اپنے عقائد سے برگشتہ ہو کر صداقت کی تلاش میں ہے اور وہ اپنی نجات کے لئے اسلام سے اُمیدیں وابستہ کر رہی ہے" اور خدا کے فضل سے احمدیہ جماعت کے عام ممبران ہوں یا اشاعتِ اسلام کی غرض سے انہی ممالک میں بھیجے گئے مبلغین و مبشرین ہوں سبھی نہایت درجہ محبت اور معقولیت کے ساتھ اسلام کی پُر اثر تعلیمات اور رُوحانی باتوں کو اُن کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ساتھ کے ساتھ وہ لوگ اِن احمدیوں اور مبشرین و مبلغین کا عملی نمونہ بھی مشاہدہ کرتے ہیں۔ تب انہیں اسلام کی رعنائی اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ چنانچہ اس [illegible] رنگا رنگ کے گلستان جو ہر ملک میں احمدیوں کی لگاتار تبلیغ و اشاعتِ اسلام کے نتیجہ میں تیار ہو رہے ہیں کچھ خوش نما پھول ربوہ اور قادیان کے جلسوں میں وفود کی شکل میں اپنے ممالک سے تشریف لائے۔ پرتاپ کی خبر کے مطابق انہیں کو حضرت امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بجا طور پر دُنیا بھر میں "اسلامی انقلاب کے ہراول دستے" قرار دیا۔ خدا نے چاہا تو اُن کے پیچھے ایسے افراد ہوں گے جو جوق در جوق دینِ اسلام میں داخل ہوں گے اور جوق در جوق ہی احمدیت کے مراکز میں سالانہ جلسوں میں شرکت کے لئے آیا کریں گے۔ اِنشاء اللہ۔

اسی پرچہ میں دوسری جگہ ۳۴ بیرونی ممالک سے ربوہ میں آنے والے وفود کے ممبران کے اسماءِ گرامی کی تفصیل احبابِ جماعت کے علم اور ازدیادِ ایمان کے لئے الفضل سے نقل کی گئی ہے۔ اسے آپ عجیب و غریب قسم کا اتفاق کہیں یا خدائی تقدیر کا حیرت انگیز رنگ میں حرف بحرف پورا ہونا کہ ایسے وفود میں آنے والوں کی زیادہ تعداد "یورپ اور امریکہ" کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اب ایک طرف آپ اس بات کو اپنے ذہن میں رکھیں، تو اس کے ساتھ ساتھ دوسری طرف آج سے ۸۵ سال قبل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تحریر کے وہ الفاظ مطالعہ کریں جبکہ حضورؑ نے جماعتِ احمدیہ کے سالانہ جلسہ کی ابھی بُنیاد رکھی۔ ابھی صرف ایک ہی باقاعدہ سالانہ جلسہ ہوتا ہے۔ دوسرے جلسے کا انعقاد ہونے والا ہے۔ حضورؑ جلسہ کی مقررہ تاریخوں سے چند روز قبل بتاریخ ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء اس جلسہ میں احباب کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہونے کی تحریک فرماتے ہیں۔ اور ساتھ ہی اس جلسہ کے جو اغراض و مقاصد بیان فرماتے ہیں اُن میں ایک شق ان الفاظ میں شامل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ماسوا اس کے اِس جلسہ میں یہ ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں. کیونکہ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سفید لوگ اِسلام قبول کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔"

چنانچہ جب یہ دُوسرا الٰہی جلسہ اپنی مقررہ تاریخوں پر انعقاد پذیر ہُوا اس کی روئیداد میں اس اہم غرض پر جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو غور و فکر کیا گیا اور اس پر عملی اقدام کیا گیا اُنہیں دنوں میں اس کا ذکر اِس طرح آتا ہے:-

"مورخہ ۲۸ر دسمبر ۱۸۹۲ء یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے یہ قرار پایا کہ ایک رسالہ جو اہم ضروریاتِ اسلام کا جامع اور عقائدِ اسلام کا

(آگے دیکھیے صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ عید الاضحیہ

عید الاضحیہ کا تعلق صرف جانوروں کی قربانی سے نہیں بلکہ ذبحِ عظیم یعنی خدا تعالیٰ کی راہ میں جان کی قربانی سے ہے

محض جان دیدینا کوئی چیز نہیں اصل چیز خدا تعالیٰ کی راہ میں زندگی گذارنا ہے اور یہی ذبحِ عظیم ہے

حج کے موقع پر کی جانیوالی قربانیوں میں ایک سچے مسلمان کیلئے یہ سبق ہے کہ اسے تعمیر کعبہ کے مقاصد کے حصول کیلئے اپنی [illegible] خرچ کرنی چاہیئے

موجودہ زمانہ غلبۂ اسلام کا زمانہ ہونے کے باعث تعمیرِ کعبہ کے مقاصد کے حصول کی خاطر تندہی سے قربانیاں پیش کرنے کا زمانہ ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۲ نبوت ۱۳۵۶ ہش مطابق ۲۲ نومبر ۱۹۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

حضور نے حاضرین کو عید مبارک کہی اور پھر تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

آج قربانیوں کی عید ہے اور اس عید کا تعلق فریضۂ حج کے ساتھ ہے اور فریضۂ حج کا تعلق بیت اللہ کے ساتھ ہے اور بیت اللہ کا تعلق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے۔

یہ بھی روایت ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے مدنظر

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش

اور آپ کی بعثت نہ ہوتی تو پھر یہ جو افلاک ہیں ان کی پیدائش بھی نہ ہوتی گویا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وجہ پیدائش کائنات ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ آدم کی پیدائش سے بھی پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء تھے۔

قرآن کریم ہمیں یہ بتاتا ہے کہ

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ

پہلا گھر جو النّاس (نوعِ انسانی) کے لئے تعمیر کیا گیا وہ کعبہ ہے اور قرآن کریم سے ہمیں یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ اُمت محمدیہ خیر اُمت ہے۔ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یعنی جس النّاس کے لئے خانہ کعبہ کی تعمیر ہوئی اُنہی کی بھلائی اور برکتوں کے لئے اُمتِ محمدیہ قائم کی گئی ہے۔ یہ وہ اُمت ہے جس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر قسم کے فیوض حاصل کرکے آپس میں بانٹنے تھے۔

پس قربانی کی اس عید کا تعلق دُنبوں یا بھیڑوں یا بکروں یا اُونٹ کی قربانی سے نہیں اس عید کا تعلق ذبحِ عظیم سے ہے یعنی

جان کی قربانی

سے نہیں، خدا کی راہ میں زندگی کی قربانی سے ہے۔ یہ تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ بہت سے مواقع پر انسان کا جان دینا، زندہ رہ کر قربانی دینے سے بہت آسان ہوجاتا ہے اسی لئے جو مومن شہداء ہیں ان کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے کہ وہ خدا کے حضور یہ خواہش پیش کریں گے کہ انہیں پھر زندہ کیا جائے اور پھر وہ خدا کی راہ میں جان کی قربانی دیں اور پھر زندہ کیا جائے اور پھر قربانی دیں۔ اس میں بھی ہمیں یہی سبق دیا گیا ہے کہ خدا کی راہ میں محض جان دے دینا یہ تو کوئی چیز نہیں اصل چیز خدا کی راہ میں زندگی گزارنا ہے اور یہی ذبحِ عظیم ہے جس کی رُو سے انسان اپنی تمام خواہشات کو چھوڑ کر اپنی رضا کو قربان کرکے خدا تعالیٰ کی رضا کو قبول کرتا اور اس کے پیار کے حصول کی کوشش کرتا ہے۔ چنانچہ جب ہم حج کے اس خاص موقع پر

قربانیوں کی ظاہری علامت

پر غور کرتے ہیں تو ہمیں مختلف قسم کی ایسی قربانیوں کی نشاندہی ہوتی ہے کہ جن کا تعلق زندگی گزارنے کے ساتھ ہے یعنی وقت کی قربانی اور مال کی قربانی جس کا تعلق زندگی کی آسائش کے ساتھ ہے

مال کی قربانی اسطرح پر کہ جانوروں کی قربانی دی جاتی ہے اس پر خرچ ہوتا ہے۔ پھر مال کی قربانی اسطرح پر کہ اگر حساب لگایا جائے تو میرے خیال میں اُمت محمدیہ حج کے موقع پر اربوں روپے خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کردیتی ہے۔ اس دفعہ مکہ میں ہم سے دو دن پہلے عید ہوئی ہے چنانچہ خبر تھی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونیوالے دس لاکھ سے زائد افراد نے فریضۂ حج ادا کیا کئی امریکہ سے آئے۔ ہزاروں کی تعداد میں انڈونیشیا سے آئے۔ پھر افریقہ سے آنیوالے ہیں۔ جزائر سے آنیوالے ہیں۔ ہمارے اس برّ اعظم سے بڑی تعداد میں جانے والے ہیں۔ غرض مختلف ممالک سے لاکھوں کی تعداد میں حج کے لئے لوگ مکہ میں پہنچتے ہیں۔ اگر ان کا زادِ راہ ہی لیا جائے تو ایک بڑی رقم بن جاتی ہے۔ پھر ان میں سے کسی نے وقت کے لحاظ سے دو ماہ خرچ کئے کیونکہ اتنی بڑی تعداد کو ۳-۴ دن میں تو وہاں نہیں پہنچایا جاسکتا۔ مختلف ملکوں سے لوگ حج کرنے کیلئے آتے ہیں۔ میرا خیال ہے ہمارے ملک سے حاجیوں کو لیکر جو پہلا جہاز گیا تھا وہ عید الفطر کے دن یا اس سے اگلے دن روانہ ہوا تھا گویا دو ماہ دس دن پہلے جس کا مطلب یہ ہے کہ بہت سے حاجی ایسے ہیں جنہوں نے اپنی زندگی کے چار چار ماہ

خدا تعالیٰ کی راہ میں

خرچ کئے۔ وہاں کے رہنے والوں نے چند دن خرچ کئے ہونگے۔ مکہ کے رہنے والوں نے ایک دو ہفتے خرچ کئے ہوں گے۔ بہرحال یہ جو چار ماہ یا تین ماہ یا دو ماہ یا ایک [illegible] خرچ کیا اگر ہر آدمی کا وقت شمار کیا جائے تو یہ بھی ایک زمانہ سالہا سال بن جائیں گے۔ اس عرصہ میں انہوں نے اپنے روزمرہ کے کام چھوڑ کر خدا کی خاطر وقت صَرف کیا اور پیسے نہیں کمائے جو وہ معمول کے مطابق کمایا کرتے تھے۔ بعض ایسے لوگ بھی حج کرنے جاتے ہیں جو دس دس، بیس بیس اور پچاس پچاس ہزار روپیہ مہینہ کمانیوالے ہیں۔ بعض ایسے بھی جاتے ہیں جو بیس پچیس روپے روزانہ کی مزدوری کرنے والے ہیں۔ پس فریضۂ حج مالی لحاظ سے بھی بہت بڑی قربانی کا مطالبہ کرتا ہے اور وقت کے لحاظ سے میں نے بتایا ہے کہ بہت بڑا وقت خرچ کیا جاتا ہے۔

یہ ساری چیزیں ہمیں اس بات کا سبق دیتی ہیں کہ بیت اللہ کی تعمیر کے جو مقاصد ہیں کو پورا کرنے کیلئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی عظیم ہستی کو مبعوث کیا گیا ہے، ان مقاصد کے حصول کے لئے ایک سچے مسلمان کو اپنی زندگی خرچ کرنی چاہیئے خصوصاً اس زمانہ میں جبکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابیاں اپنے عروج کو پہنچ رہی ہیں، [illegible] زمانہ آچکا ہے جس کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ اس زمانہ میں اسلام تمام ادیانِ باطلہ پر غالب آئے گا اور

بھٹکی ہوئی انسانیت

پھر راہِ ہدایت پاکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف واپس لوٹے گی اور آپ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی۔

پس بیت اللہ کی تعمیر کے مقاصد اپنی پوری شان کیساتھ حاصل ہونے کا [illegible] زمانہ [illegible] مطلب یہ ہے کہ پوری تندہی کے ساتھ اُن قربانیوں [illegible] ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فرائض [illegible] کی توفیق عطا فرمائے۔

ربوہ کے جلسہ سالانہ میں

اکنافِ عالم کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے قریباً ڈیڑھ لاکھ مہمانوں کے قیام و طعام کے عدیم النظیر انتظامات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "میں تجھے زمین کے کناروں تک شہرت دوں گا" کے پورا ہونے کا ایمان افروز نشان

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بابرکت جلسہ سالانہ کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس موقعہ پر اندرون ملک اور اکنافِ عالم کے مختلف ممالک و اقوام سے تعلق رکھنے والے ان تمام مہمانوں کے قیام و طعام کا نہایت تسلی بخش طور پر انتظام کیا جاتا ہے جن کی تعداد سال بسال بڑھتی چلی جاتی ہے اور امسال جن کی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ڈیڑھ لاکھ کے قریب تک پہنچ گئی۔ بلاخوف تردید یہ کہا جا سکتا ہے کہ خالص دینی اور روحانی ماحول میں رضاکارانہ بنیادوں پر ایک لمبی تربیت کے نتیجہ میں جس بشاشت، آرام اور سہولت کے ساتھ ہر سال یہ عظیم کام جلسہ سالانہ کے موقع پر مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ میں سرانجام پاتا ہے یقیناً اس کی اور کوئی مثال نہیں مل سکتی۔ اس کی بنیادی وجہ دراصل یہ جذبہ اور ذوق و شوق ہے کہ ہم نے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اخلاص و محبت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کرنا ہے۔ دوسری طرف آنے والے مہمانوں میں بھی جن میں مرد، عورتیں، نوجوان، بچے اور بوڑھے سبھی شامل ہوتے ہیں یہی جذبہ کارفرما ہوتا ہے کہ ہم نے محض رضائے الٰہی کی خاطر یہ دینی اور روحانی سفر اختیار کیا ہے اس لئے وہ کبھی دورانِ سفر کی کسی تکلیف اور روک کو خاطر میں نہیں لاتے۔ نتیجہ یہ ہے کہ باہمی تعاون سے ڈسپلن اور نظام کی پابندی کا جذبہ فروغ پاتا ہے۔ رضاکارانہ خدمت کرنے والے نہ دن دیکھتے ہیں اور نہ رات اور ہر وقت بشاشت کے ساتھ اپنے فرائض کی ادائیگی میں منہمک رہتے ہیں اور اسی میں دلی خوشی محسوس کرتے ہیں اور دوسری طرف مہمانانِ کرام کو بھی اگر کسی دقت یا تکلیف کا سامنا کرنا پڑے تو وہ بھی بڑی خندہ پیشانی سے اسے برداشت کرتے ہیں۔

مہمانوں کی رہائش کے انتظامات

۱۹۷۷ء کے جلسہ سالانہ میں احباب غیر معمولی طور پر بڑی کثرت کے ساتھ تشریف لائے۔ ان کے علاوہ غیر از جماعت احباب کی بہت بڑی تعداد بھی تھی۔ ان کی رہائش کا انتظام جلسہ سالانہ کی مرکزی انتظامیہ کے لئے بہت مشکل اور اہم مسئلہ تھا۔ بالخصوص اس لئے کہ ربوہ کے تعلیمی اداروں کے قومیائے جانے کے بعد ان کی وسیع و عریض عمارتیں اب جلسہ کے مہمانوں کی رہائش کے لئے میسر نہیں ہیں جبکہ مہمانوں کی تعداد میں سرعت کے ساتھ اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ بہرحال اس مشکل کو خیمہ جات، چھولداریوں اور نئے مہمان خانوں کی تعمیر کے ذریعہ اور کچھ مقامی احباب جماعت کے تعاون کے ذریعہ حل کیا گیا۔ چنانچہ تمام مہمانانِ کرام کے قیام اور ان کے آرام اور سہولت کا ہر ممکن انتظام کیا گیا جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ خطبہ جمعہ میں فرمایا یہ واقعی ایک نہ سمجھ آنے والا معجزہ ہے کہ مہمانوں کی اتنی کثیر تعداد کیسے ربوہ کی بستی میں سما جاتی ہے۔ ذٰلک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء۔

مرکزی نظام

جملہ انتظامات جلسہ کو بخیر و خوبی سرانجام دینے کے لئے مرکز میں جو نظام قائم ہے اس میں افسر جلسہ سالانہ کے اہم عہدہ کے فرائض امسال بھی محترم چوہدری حمید اللہ صاحب ایم اے ناظر ضیافت صدر انجمن احمدیہ نے سرانجام دیئے۔ آپ کے نائبین محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب، محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر، محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم اے نے مختلف اہم انتظامی شعبوں میں آپ کا ہاتھ بٹایا جبکہ خواتین کے جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی زیر نگرانی طے پائے۔

لنگر خانے اور نظامتیں

مہمانوں کے لئے بروقت کھانا تیار کرنے کے لئے اس دفعہ چار لنگر خانوں کی علیحدہ علیحدہ نظامتیں قائم تھیں یعنی لنگر خانہ دار الصدر، لنگر خانہ دار الرحمت، لنگر خانہ دار العلوم اور لنگر خانہ دار النصر۔ اوّل الذکر لنگر خانوں میں سوئی گیس سے چلنے والی بہت سی مشینیں کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں روٹیاں تیار کرتی رہیں۔ بعض خودکار مشینیں بھی نصب تھیں جن میں گوندھا ہوا آٹا ڈالنے پر از خود روٹیاں تیار ہوتی چلی جاتی ہیں ان لنگر خانوں میں تیار شدہ روٹیاں اور کھانا جلسہ کے مبارک ایام میں دونوں وقت جلد سے جلد تیار کرنے کی کوشش کی جاتی تھی جس کی وجہ سے ہر روز جلسہ کی کارروائی شروع ہونے سے پہلے تمام مہمانوں کو ہر جگہ اور ہر گھر میں کھانا کھلا دیا جاتا تھا اور وہ بڑے اطمینان کے ساتھ جلسہ گاہ کی طرف روانہ ہو جاتے تھے۔

انتظامات کو بسہولت سرانجام دینے کے لئے متعدد نظامتیں قائم تھیں مثلاً نظامت مہمان نوازی، نظامت اجرائے پرچی خوراک، نظامت نگرانی و حاضری معاونین، نظامت سپلائی، نظامت مکانات، نظامت روشنی و آب رسانی وغیرہ۔

بیرونی ممالک کے وفود کیلئے انتظامات

اب چونکہ بیرونی ممالک کے باشندوں پر مشتمل احمدی جماعتوں کے وفود بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بکثرت جلسہ پر آتے ہیں اور انکی تعداد میں بسرعت اضافہ ہو رہا ہے اس لئے ان کے استقبال، رہائش اور واپسی کے انتظامات اور انہیں جلسہ گاہوں میں اور دیگر مختلف تقاریب میں بروقت لانے اور لے جانے کے لئے علیحدہ طور پر انتظامات تحریک جدید کی وکالت تبشیر کی زیر نگرانی طے پائے ان جملہ انتظامات کی نگرانی کا کام محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر اور ان کے نائب مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے سرانجام دیا۔ تحریک جدید کے متعدد کارکن ان کے ساتھ دن رات کام کرتے رہے۔

جدید سہولتوں سے آراستہ جو گیسٹ ہاؤس تعمیر کئے گئے ہیں ان کی وجہ سے بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے بھائیوں اور بہنوں کو کافی سہولت رہی۔ امسال بیرونی ممالک سے آنے والی احمدی بہنوں کی رہائش کا انتظام قصر خلافت سے ملحق نئے تعمیر شدہ گیسٹ ہاؤس میں کیا گیا تھا۔ اس کے جملہ انتظامات کی نگرانی بھی حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے فرمائی۔ جبکہ مردوں کی رہائش اور کھانے وغیرہ کا انتظام محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر نے اپنے نائبین و معاونین کے تعاون سے سرانجام دیا۔ بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ متعدد مبلغین اور تعلیم یافتہ احمدی بہنیں ترجمانی کے فرائض سرانجام دیتی رہیں جو انہیں جلسہ کی کارروائی اور تقاریر سے بھی ساتھ کے ساتھ آگاہ کرتی تھیں۔

انتظامات جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اس دفعہ ریلوے کے محکمہ کا رویہ نسبتاً ہمدردانہ تھا۔ گو سپیشل ٹرینوں کا انتظام تو نہ ہوا تاہم محکمہ ریلوے نے گاڑیوں کے ساتھ زائد بوگیوں کا انتظام کیا جو مہمانوں کے لئے کسی قدر سہولت کا موجب بنا۔ بجلی کے محکمہ (واپڈا) نے تو ہر ممکن تعاون سے کام لیا اس کے ذمہ دار حکام خود ربوہ میں موجود رہے اور بجلی کی ترسیل ہونے کی صورت میں بہت جلد اس کی سپلائی بحال کرنے کی کوشش کرتے رہے جس کے لئے وہ شکریہ کے مستحق ہیں۔

الغرض انتظامات کے سلسلہ میں ہزاروں کی تعداد میں مقامی اور بیرونی جماعتوں کے احباب نے نہایت اخلاص بشاشت اور محنت کے ساتھ رضاکارانہ طور پر رات دن مہمانوں کی خدمت کرنے کی توفیق پائی اللہ تعالیٰ ان سب کارکنوں اور معاونین کی اس خدمت کو قبول کرکے انہیں احسن جزاء دے اور آئندہ اس سے بھی بڑھ کر خدمت کی توفیق دے۔ آمین

بیرونی ممالک کے آمدہ وفود

ہر سال ہمارا جلسہ سالانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہونے والے اُن الہامات کے پورا ہونے کا ایک ثبوت مہیا کرتا ہے جن میں دُور دراز کے علاقوں سے بکثرت مہمان آنے کی بشارت دی گئی ہے۔ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف بیرونی ممالک کے باشندوں پر مشتمل جو احمدی احباب اور بہنیں اپنی اپنی جماعتوں کے نمائندوں کے طور پر جلسہ میں شامل ہوئے ان کی تعداد میں بھی نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ مثلاً امریکہ سے گزشتہ سال کے جلسہ میں ۱۵ افراد شامل ہوئے تھے مگر اس دفعہ خدا کے فضل سے ۳۳ امریکن احمدی بھائی اور بہنیں شامل

ہوئیں۔ انڈونیشیا سے گزشتہ سال سات اصحاب
تشریف لائے تھے لیکن امسال وہاں سے ۲۵
افراد پر مشتمل ایک بڑا وفد ربوہ آیا۔ گھانا سے
گزشتہ سال تین احمدی افریقن بھائی تشریف
لائے تھے لیکن اس دفعہ ۹ اصحاب کا وفد جلسہ
میں شامل ہوا۔ مجموعی لحاظ سے مختلف بیرونی ممالک
اور اقوام کے باشندوں پر مشتمل جو احمدی بھائی
اور بہنیں جماعتی نظام کے تحت اپنی اپنی جماعتوں
کے نمائندوں کے طور پر ربوہ تشریف لائے اور
یہاں جماعتی نظام کے تحت قیام پذیر رہے
ان کی تعداد کم و بیش ایک صد تک پہنچتی ہے
ان کے علاوہ ایک بہت بڑی تعداد ایسے پاکستانی
احباب کی بھی تھی جنہوں نے اپنے طور پر دنیا
کے مختلف ممالک سے آ کر جلسہ میں شامل ہونے
کی سعادت حاصل کی ایک اندازے کے مطابق
اس دفعہ دنیا کے کم و بیش ۴۲ ممالک کے
احمدی بھائی اور بہنوں کو جلسہ میں شامل ہونے
کی توفیق ملی ان میں سے بعض ممالک کے نام
درج ذیل کئے جاتے ہیں :-

امریکہ - کینیڈا - انگلستان
مغربی جرمنی - سوئٹزرلینڈ - ناروے
ڈنمارک - سویڈن - ٹرینیڈاڈ -
جزائر فجی - نائیجیریا - سیرالیون
غانا - ماریشس - کینیا - انڈونیشیا
ملائیشیا - بھارت - بنگر دیش
ہالینڈ - ایران ۔

بیرونی ممالک کے باشندوں پر مشتمل
جو احمدی بھائی اور بہنیں اپنی جماعتوں کے
نمائندوں کے طور پر امسال جلسہ سالانہ میں شامل
ہوئے ان کی فہرست درج ذیل کی جاتی
ہے :-

امریکہ :- (۱) برادر عبدالرحیم صاحب
ظفر امیر جماعت احمدیہ ڈیٹن (۲) ڈیٹنے
ٹریٹمنٹ ہاکنز صاحب (۳) برادر ذوالفقار
یعقوب صاحب (۴) برادر امین اللہ احمد صاحب
(۵) برادر شاہ رفیق صاحب (۶) سسٹر ناصرہ
صاحبہ (۷) برادر جمیل الرحمٰن صاحب (۸) برادر
حنیف احمد صاحب (۹) برادر عبدالکریم صاحب
(۱۰) برادر مجید صادق صاحب (۱۱) برادر
جان ولیم صاحب (۱۲) برادر زاہد ولی ابراہیم
صاحب (۱۳) برادر عبدالسمیع نیپتی صاحب
(۱۴) برادر عبداللہ امتیہ صاحب (۱۵) برادر
عطاء الجیب اسامہ صاحب (۱۶) سسٹر طاہرہ
ہادونا شریف صاحبہ (۱۷) سسٹر نسیمہ جمال صاحبہ
(۱۸) سسٹر عائشہ اسامہ صاحبہ (۱۹) سسٹر خدیجہ
حفصہ ابراہیم صاحبہ (۲۰) سسٹر مریم رافیہ ظفر
صاحبہ (۲۱) سسٹر نزاہ نبیلی نیپتی صاحبہ (۲۲)
گلوریا بیگم یوسف صاحبہ (۲۳) سسٹر زینب
ابراہیم صاحبہ (۲۴) سسٹر صادقہ منیرہ بکر
صاحبہ (۲۵) سسٹر طیبہ یعقوب صاحبہ (۲۶)
سسٹر تھریمیولے بزنز صاحبہ (۲۷) سسٹر
گیرالڈنگ این سلام صاحبہ (۲۸) سسٹر فاطمہ
طاہرہ صاحبہ (۲۹) برادر حبیب محمد شریف
صاحب (۳۰) سسٹر طاہرہ رحمٰن احمد صاحبہ
(۳۱) برادر یوسف عبداللطیف صاحب (۳۲)
سسٹر طاہرہ لطیف صاحبہ (۳۳) برادر یوسف
عبداللطیف صاحب ۔

انڈونیشیا :- (۱) مکرم محمد حنفی
صاحب (۲) مکرم عبدالجلیل [illegible] صاحب
(۳) حاجی ادی موالیا صاحب (۴) حاجی سرداکا
صاحب (۵) مکرم صالح الشیبی نہدی صاحب
(۶) محترمہ فردوس صالح صاحبہ (۷) فیصل
صالح صاحب (۸) فارس صالح صاحب
(۹) مکرم حاجی دمیاٹی معصوم صاحب - (۱۰)
مکرم انجینئر سوتنتو ماس کادخ صاحب (۱۱)
مکرم انجینگ جدلیا صاحب (۱۲) مکرم ایلی رسلی
صاحب (۱۳) مکرم شریف احمد زینی صاحب (۱۴)
مکرمہ حاجیہ ادی ادیغیر صاحبہ (۱۵) مکرمہ سپیہ
حسن ناموشش صاحبہ (۱۶) مکرمہ خدیجہ طاہری
صاحبہ (۱۷) مکرمہ بیگم احسن [illegible] صاحبہ (۱۸)
مکرمہ بیگم سلیمہ یوسف صاحبہ (۱۹) مکرمہ تسن
رقیہ ایڈی صاحبہ اہلیہ مکرم قادر جایا پرامیرد
صاحبہ (۲۰) مکرمہ راڈن حاجیہ کرناشیہ جابی
صاحبہ (۲۱) مکرمہ نفیی کلارینہ ماس کادن صاحبہ
(۲۲) مکرمہ بیگم صالح الشیبی البدری صاحبہ
(۲۳) مکرمہ جنی سوتینی موتیغو مس کادن
صاحبہ (۲۴) مکرمہ سیتی حسنہ رسلی صاحبہ (۲۵)
مکرمہ فرشت صالح صاحبہ (۲۶) مکرمہ حاجیہ
کرنیا سیبہ حسین صاحبہ (۲۷) مکرمہ حاجیہ دملیہ
معصوم صاحبہ (۲۸) مکرمہ سوتاما ماس کادن وہیجہ
(۲۹) مکرمہ سیتی رقیہ معصوم صاحبہ (۳۰) مکرمہ
خدیجہ سوتیر سومحوڈا سوانو صاحبہ (۳۱) مکرمہ
فریدہ صالح صاحبہ (۳۲) مکرم پی پیر صاحب
انجینئر (۳۳) مکرمہ بیگم صاحبہ پی پیرا انجینئر
(۳۴) مکرمہ درگا پذرا صاحبہ (۳۵) مکرم منور زند
جیا صاحب - جہاز کے لیٹ ہونے کی وجہ سے
انہیں دوسرے ہوائی جہاز کے لئے ۲ روز انتظار
کرنا پڑا اور وہ تاخیر سے ربوہ پہنچے ۔

گھانا :- (۱) مکرم سالم ابراہیم ممدد
صاحب (۲) مکرم احمد ممدد بانگنگ صاحب
(۳) مکرم مسعود جمال صاحب جانسٹن (۴) مکرم
قاسمی عبداللہ بانگنگ صاحب (۵) الحاج
الحسن عطاء صاحب پریذیڈنٹ جماعت
احمدیہ اشانٹی (۶) محترمہ سسٹر سعیدہ عطاء صاحبہ
اہلیہ الحاج الحسن عطاء صاحب ۔

نائیجیریا :- مکرمہ بیگ ادیا کا ما
صاحبہ (۲) مکرم احمد الحسن صاحب (۳) مکرم
ذریعی احمد صاحب (۴) مکرم نورالدین ڈلامیو
صاحب ۔

بیروت :- مکرم بایزی صاحب
ٹرینیڈاڈ :- مکرم انہونی اڈیگر
صاحب

سیرالیون :- (۱) مکرم شمس الدین محمد خان صاحب
(۲) محترمہ سیل النساء رشادان صاحبہ

ماریشس :- (۱) مکرم [illegible] صاحب (۲)
محترمہ امینہ [illegible] صاحبہ (۳) مکرم بشارت احمد
صاحب ۔

جزائر فجی :- مکرم ہدایت اللہ صاحب
بخش (۲) مکرم داکٹر ماژو عبداللہ صاحب

(۳) محترمہ ذبیکا اینتہ بیگنیا

ایران :- جناب منصور رضا صاحب

ڈنمارک :- (۱) مسٹر عبدالسلام میڈسن
(۲) مسٹر ذودی نا صاحب

انگلستان :- مکرم گلاڈسن عزیز صاحب

ملائیشیا :- (۱) مکرم امین احمد صاحب
(۲) مکرم ذینی ربانی صاحب ۔

منقولات

"قسمت کا چکر"

پاکستان سے موصول شدہ تازہ ترین خبروں کے مطابق مسٹر ذوالفقار علی بھٹو آج کل جیل میں نہایت تکلیف سے دن گزار رہے ہیں مسٹر بھٹو کے ساتھ قید تنہائی میں کیا سلوک ہو رہا ہے اس کی کچھ تفصیل تو کراچی سے شائع ہونے والے ہفتہ وار "معیار" نے شائع کی ہے۔ معیار کے مطابق اگر بھٹو صاحب کے پاس پہنچنا کسی کو مقصود ہو تو سب سے پہلے ایک بڑے آہنی پھاٹک میں سے گزرنا ہوگا جو گڑگڑاہٹ سے کھلتا ہے چند قدم کے بعد پھر دوسرا آہنی دروازہ ملتا ہے جس سے گزرنے کے بعد پھر ایک احاطہ شروع ہوتا ہے یہ جیل کا اندرونی حصہ ہے اس کے بعد کئی موڑ آنے کے بعد اور متعدد دروازوں کے کھلنے کے بعد ایک سیاہ رنگ کا دروازہ آتا ہے۔ جو ۱۶ x ۱۶ فٹ کے ایک کمرے میں کھلتا ہے جہاں پیپلز پارٹی کے چیئرمین اور سابق وزیراعظم زیر حراست ہیں اس کمرے کا ایک آہنی سلاخوں والا دروازہ ہے اور دوسری طرف آہنی سلاخوں والی کھڑکی جس کے باہر کچھ فاصلے پر دیوار ہے۔ آہنی سلاخوں والا دروازہ اور کھڑکی گرمیوں میں مچھروں کو یلغار کا موقع دیتے ہیں لیکن ان دنوں پنجاب کی تخ بستہ ہواؤں کے لئے گزرگاہ بنے ہوئے ہیں مسٹر بھٹو جو کبھی سختی سے سخت سیاسی ہجوم کا مقابلہ کرنے کے عادی رہے ہیں سخت ہواؤں کا مقابلہ نہیں کر پا رہے جیل کی طرف سے انہیں جو بستر اور کمبل ملے ہیں وہ ان ہواؤں کا مقابلہ کرنے کی سکت نہیں رکھتے۔ مسز نصرت بھٹو نے دو کمبل اور تکیے انہیں بھجوائے تھے جو بھٹو صاحب تک نہ پہنچ سکے۔ خیال رہے کہ مسٹر بھٹو کو جیل میں اب چوتھا مہینہ شروع ہونے والا ہے۔

جیل کے کمرے میں بستر کے علاوہ ایک چھوٹی سی کرسی اور بوسیدہ میز بھی پڑا ہے جس پر بیٹھ کر بھٹو صاحب اخبار پڑھتے اور کچھ لکھتے ہیں ناشتے میں دو کپ جیل کی چائے پیتے ہیں۔ دوپہر اور شام کا کھانا گھر سے آتا ہے لیکن دوپہر کا کھانا صبح دس بجے تک پہنچا ہوتا ہے اور شام کا پانچ بجے سے قبل کیونکہ غروب آفتاب کے بعد کمرے کا دروازہ صبح تک کے لئے مقفل کر دیا جاتا ہے۔ اتفاق سے انہیں ایک وقت بھی گرم کھانا نصیب نہیں ہوتا ہے معیار کے مطابق آج کل مسٹر بھٹو اپنی یادداشتیں قلمبند کر رہے ہیں مسٹر بھٹو کو سرکاری طور پر دو اخبار فراہم کئے جاتے ہیں۔ یعنی پاکستان ٹائمز اور مارننگ نیوز ان کے علاوہ کسی دوسرے اخبار یا رسالہ کے جیل میں آنے کی اجازت نہیں۔ پیشی کے لئے ایک چھوٹی کار میں باہر لایا جاتا ہے جس کے اندر چاروں طرف گہرے رنگ کے شیشے پردے لگے رہتے ہیں حتیٰ کہ ڈرائیور اور ان کے درمیان بھی گہرے رنگ کا پردہ لگا رہتا ہے تاکہ نہ وہ خود کسی کو دیکھ سکیں۔ اور نہ ہی کوئی دوسرا انہیں دیکھ سکے۔ (روزنامہ اردو ٹائمز بمبئی ۲۸/۱۲/۹)

موصولہ : مکرم مولوی محمد فاروق صاحب مبلغ بمبئی

وفات

میرے چھوٹے بھائی محترم حکیم عبدالرحمٰن صاحب ... بعارضہ قلب مورخہ ۲۸/۱۲ کو ربوہ میں وفات پا گئے ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مرحوم کا جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے چار لڑکیاں اور ایک لڑکا چھوڑا ہے۔ احباب سے مرحوم کے درجات کی بلندی اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق ملنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: فضل الرحمٰن درویش قادیان

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۷ء

آخری قسط

ہستی باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ کی صفت تکلم کی روشنی میں!

از محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب پی ایچ ڈی
حیدرآباد

اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کثرت سے مکالمہ مخاطبہ

موجودہ زمانہ میں بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ خدا تعالیٰ اب بھی بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ شریعت [illegible] ہو گئی [illegible] [illegible] بات کو [illegible]

جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور [illegible] بولتا ہے جیسا کہ پہلے بولتا تھا [illegible] بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں بلکہ وہ سنتا ہے اور بولتا بھی ہے اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں کوئی صفت معطل نہیں اور نہ ہوگی۔"

(الوصیت [illegible])

نیز آپ نے [illegible]:

"کیا تم خدا کو بغیر خدا کی تجلی کے پا سکتے ہو؟ کیا تم بغیر اس آسمانی روشنی کے اندھیرے میں دیکھ سکتے ہو اگر دیکھ سکتے ہو تو شاید اس جگہ بھی دیکھ لو مگر ہماری آنکھیں گو بینا ہوں تاہم آسمانی روشنی کی محتاج ہیں اور ہمارے کان گو شنوا ہوں ہم اس ہوا کے حاجتمند ہیں جو خدا کی طرف سے چلتی ہے وہ خدا سچا نہیں ہے جو خاموش ہے اور سارا مدار ہماری اٹکلوں پر ہے بلکہ کامل اور زندہ خدا وہ ہے جو اپنے وجود کا آپ پتہ دیتا ہے اور اب بھی اس نے یہی چاہا ہے کہ آپ اپنے وجود کا پتہ دیوے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

اپنے منظوم کلام میں آپ فرماتے ہیں ؎

بن دیکھے کس طرح کسی مہ رخ پہ آئے دل
کیونکر کوئی خیالی صنم سے لگائے دل
دیدار گر نہیں ہے تو گفتار ہی سہی
حسن و جمال یار کے آثار ہی سہی

نیز آپ فرماتے ہیں :-

"یہ مت خیال کرو کہ خدا کو وحی آگے نہیں بلکہ تیسری [illegible] ہے اور روح القدس اب اتر نہیں سکتا بلکہ پہلے زمانوں میں ہی اتر چکا اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہر ایک دروازہ بند ہو جاتا ہے مگر روح القدس کے اترنے کا کبھی دروازہ بند نہیں ہوتا تم اپنے دلوں کے دروازے کھول دو [illegible]"

نیز آپ [illegible] فرماتے ہیں [illegible]

"ہمارا زندہ اور قیوم خدا ہم سے انسان کی طرح باتیں کرتا ہے ہم ایک بات پوچھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں تو وہ قدرت کے بھرے ہوئے الفاظ کے ساتھ جواب دیتا ہے اگر یہ سلسلہ ہزار مرتبہ تک بھی جاری رہے تب بھی وہ جواب دینے سے اعراض نہیں کرتا وہ اپنے کلام میں عجیب در عجیب غیب کی باتیں ظاہر کرتا ہے اور خارق عادت قدرتوں کے نظارے دکھلاتا ہے یہاں تک کہ وہ یقین کرا دیتا ہے کہ وہ وہی ہے جس کو خدا کہنا چاہیئے دعائیں قبول کرتا ہے اور قبول کرنے کی اطلاع دیتا ہے۔ وہ بڑی بڑی مشکلات حل کرتا ہے۔ اور جو مردوں کی طرح بیمار ہوں ان کو بھی کثرت دعا سے زندہ کر دیتا ہے اور یہ سب ارادے اپنے قبل از وقت اپنے کلام سے بتلا دیتا ہے خدا وہی خدا ہے جو ہمارا خدا ہے۔ وہ اپنے کلام سے جو آئندہ کے واقعات پر مشتمل ہوتا ہے ہم پر ثابت کرتا ہے کہ زمین و آسمان کا وہی خدا ہے۔"

(نسیم دعوت صفحہ ۸۲)

ایک دفعہ قادیان میں ایک انگریز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پوچھا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ آپ سے کلام کرتا ہے حضور نے فرمایا "ہاں" اس پر اس نے پوچھا کہ وہ کس طرح کلام کرتا ہے؟ حضور نے فرمایا اس طرح جس طرح آپ میرے ساتھ باتیں کر رہے ہیں۔

(سیرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ ۵)

اس موقعہ پر میں یہ وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مکالمہ مخاطبہ کا شرف حاصل ہوا ہے وہ اپنے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے حاصل ہوا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں :-

"میں اسی کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ [illegible] ابراہیم اور اسحاق سے [illegible] ہے اور یوسف سے اور موسیٰ سے اور عیسیٰ سے اور اس کے بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہمکلام ہوا کہ آپ پر سب سے زیادہ روشن اور پاک وحی نازل کی ایسا ہی اس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا مگر یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ و مخاطبہ ہرگز نہ پاتا کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۴ و ۲۵)

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بڑی کثرت سے کلام کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات، کشوف اور رؤیا کو ایک کتاب میں جمع کیا گیا ہے۔ جو "تذکرہ" کے نام سے مشہور ہے۔ پہلا ایڈیشن ۱۹۳۵ء میں شائع ہوا۔ وہ سات صد صفحات کی کتاب ہے اس کا حال میں انگریزی میں ترجمہ بھی کیا گیا ہے۔ ان الہامات میں پیشگوئیاں بھی ہیں۔ دعائیں بھی سکھلائی گئی ہیں۔ بشارتیں دی گئی ہیں عذابوں سے ڈرایا گیا ہے بعض باتوں کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ مجھے بار بار خدا تعالیٰ نے کہا ہے بعض قرآن مجید کی آیتیں بھی آپ پر الہامًا نازل کی گئیں۔ مثلاً قرآن مجید کی یہ آیت بھی آپ پر الہام ہوئی۔

"ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون"

(۱۶:۱۲۹)

یعنی یقینا خدا تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا ہو اور جو نیکو کار ہوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "میں گن نہیں سکتا کہ یہ الہام مجھے کتنی مرتبہ ہوا ہے۔ بہت ہی کثرت سے ہوا ہے"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۲۴)

اپنی اولاد کی ترقیات کی خبر بھی آپ کو بار بار دی گئی۔ آپ فرماتے ہیں: ؎

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تو نے دی اور پھر یہ [illegible]
کہ [illegible] ہرگز نہ ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر مجھ کو یہ تو نے بارہا دی
فسبحان الذی [illegible]

میری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے

یہ باتیں ہم نے اپنی آنکھوں سے پوری ہوتے ہوئے دیکھی ہیں اور ہمارے ازدیادِ ایمان کا موجب ہیں صرف قریب کی نسل کے بارے میں ہی نہیں بلکہ دور کی نسل کے بارے میں بھی آپ کو بشارت ملی کہ "تیری ذریت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی" کیا کوئی شخص اپنے دماغ سے ایسی باتیں وضع کر سکتا ہے؟ وہ خدا ہی ہے جو اتنی دور دراز زمانوں کی خبریں جانتا ہے اور بتا سکتا ہے۔

پیشگوئی مصلح موعود رضؓ

بالخصوص آپ کو ایک عظیم الشان نہایت پاک صورت و سیرت فرزند کی بشارت دی گئی تھی جو آپ کے خاندان میں آپ کا نظیر ہوگا جو مصلح موعود ہوگا اور جس کے ذریعہ دنیا میں ایک عظیم الشان پاک انقلاب پیدا ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے الہام پا کر یہ پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ کو فرمائی تھی آپ کو بتایا گیا تھا کہ یہ لڑکا نو سال کی میعاد کے اندر پیدا ہوگا اور وہ عمر پانے والا ہوگا۔ اس مقدس فرزند کے اعلیٰ صفات جو آپ کو بتائے گئے ان میں سے چند یہ ہیں :-

"اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا وہ صاحب

شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکتوں سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا ..... وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا ..... ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔

اس موعود فرزند کے بارے میں آپؑ فرماتے ہیں :-

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

پیشگوئی مصلح موعود ایک پیشگوئی نہیں بلکہ پیشگوئیوں کا مجموعہ ہے۔

سوچئے کیا دنیا کا کوئی باپ اپنے بچے کے متعلق جو ابھی تک پیدا بھی نہیں ہوا ہے پیشگوئی کر سکتا ہے کہ وہ عمر پائے گا اور ذہانت کے لحاظ سے علم کے لحاظ سے اخلاق کے لحاظ سے روحانیت کے لحاظ سے غیر معمولی کمال کا ہوگا۔ متعدد اوصاف حمیدہ سے متصف ہوگا اور دنیا بھر میں ایک پاک انقلاب پیدا کرے گا؟ اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو کیا اس پیشگوئی کا پورا ہو جانا اس بات کا ثبوت نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعلق ایک بالا ہستی سے تھا جس کے قبضہ تصرف میں سب کچھ ہے یہ پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس وقت کی جب نہ نسلِ سیدہ میں سے کوئی اولاد موجود تھی اور نہ کوئی شخص حضور کی بیعت میں داخل تھا اس پیشگوئی کے مطابق حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ عنہ ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء میں پیدا ہوئے ۱۴ر مارچ ۱۹۱۴ء کو آپ منصب خلافت پر متمکن ہوئے اور کامیابیوں اور کامرانیوں سے معمور لمبی عمر پاکر آپؓ ۸ر نومبر ۱۹۶۵ء کو اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے آپ کی پیدائش کے ساتھ جماعت احمدیہ کی بنیاد پڑی آپؓ کے ذریعہ دنیا بھر میں تبلیغ اسلام کے لئے مشن قائم ہوئے باوجود اس کے کہ آپؓ نے میٹرک بھی پاس نہیں کیا تھا آپؓ نے اپنی تفاسیر قرآن مجید اور دوسری کتب اور تقریروں میں علم و عرفان کے ایسے سمندر بہا دئے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

موعود نافلہ کی پیشگوئی

ہمارے موجودہ امام حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بابرکت وجود بھی اللہ تعالیٰ کی صفت متکلم کو یاد دلاتا ہے اور خدا تعالیٰ کی ہستی پر عظیم الشان دلیل ہے یہودیوں کی حدیث کی کتاب طالمود میں یہ پیشگوئی موجود ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد ان کی روحانی بادشاہت ان کے بیٹے اور ان کے پوتے کو ملے گی پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا تھا

"انا نبشرک بغلام نافلۃً لک" (تذکرہ)

یعنی ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو تیرا پوتا ہوگا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے بتایا تھا کہ

"میں تجھے ایک لڑکا دوں گا جو دین کا ناصر ہوگا اور اسلام کی خدمت پہ کمربستہ ہوگا۔"

(الفضل ۱۵ر مارچ ۱۹۱۵ء)

ان عظیم الشان پیشگوئیوں کو پورا ہوتے ہوئے ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس کے ذریعہ ہمیں اپنے حسن کے جلوے اور نعمتوں کے نظارے دکھا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے حضور کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین

احمدیت کے روشن مستقبل کی پیشگوئی

اللہ تعالیٰ کی ہستی کی ایک زبردست دلیل یہ ہے کہ خدا سے وحی پانے والے اس کے نبی اور رسول ہمیشہ اپنے مشن میں کامیاب ہوتے ہیں۔ قرآن مجید نے اس دائمی صداقت کا اس طرح اعلان فرمایا ہے

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ
(۵۸:۲۲)

اللہ نے فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب آئیں گے اللہ یقیناً طاقتور اور غالب ہے

ایک رسول اکیلا اٹھتا ہے اور مادی اسباب کے لحاظ سے بھی گویا بالکل بے سر و سامان ہوتا ہے لیکن وہ خدا کا نام لے کر کھڑا ہوتا ہے۔ مخالف اس کے مشن کو ناکام کرنے کی پوری کوشش کرتے ہیں خدا کا رسول باوجود بے یار و مددگار اور بے سر و سامان ہونے کے غالب آ جاتا ہے اور اس کے مخالف باوجود اپنی بڑی تعداد اور ساز و سامان کے نامراد ہو جاتے ہیں۔ یہ نظارہ دنیا نے کئی دفعہ دیکھا ہے۔ مختلف قوموں میں مختلف زمانوں میں خدا تعالیٰ کے نبی آئے اور باوجود شدید ترین مخالفت کے کامیاب و کامران مظفر و منصور رہے اور ان کے دشمنوں کا عبرتناک انجام ہوا۔ قرآن مجید نے اس مضمون کو بار بار بیان کیا ہے عقل تو یہ کہتی ہے کہ اگر ایک کمزور کو پہلوانوں سے مقابلہ ہو تو کمزور مارا جائے گا رسولوں کا غالب آنا اس بات کا یقینی اور قطعی ثبوت ہے کہ خدا کے نام پر کھڑا ہونے والوں کی تائید میں کوئی زبردست غیبی طاقت کام کرتی ہے جو قوی اور عزیز ہے جو طاقتور اور غالب ہے اور اسی کو ہم خدا کہتے ہیں۔ اس زمانہ میں دنیا رسولوں کے غالب آنے کا نظارہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دیکھ رہی ہے اور مستقبل میں زیادہ شان و شوکت کے ساتھ دیکھے گی انشاء اللہ تعالیٰ اپنے مقاصد میں کامیابی کے متعلق بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کثرت سے الہامات ہوئے قرآن مجید کی آیت

يٰعِيْسٰٓى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ بھی آپ پر الہاماً نازل ہوئی۔ (تذکرہ صفحہ ۲۹۷، ۳۹۶)

کہ عیسیٰ میں تجھے طبعی طور پر وفات دوں گا۔ یعنی تیرے مخالف تیرے قتل پر قادر نہ ہو سکیں گے اور میں تجھے اپنی طرف اٹھاؤں گا یعنی لائل واضح سے اور کھلے کھلے نشانوں سے ثابت کر دوں گا کہ تو میرے مقربوں میں سے اور تمام الزاموں سے تجھے پاک کر دوں گا جو تیرے پر منکر لوگ لگاتے اور وہ لوگ جو مسلمانوں میں سے تیرے پیرو ہونگے ان کو دوسرے گروہ پر قیامت تک غلبہ اور فوقیت دونگا جو تیرے مخالف ہوں۔"

آپؑ فرماتے ہیں :-

"الہام انی متوفیک ورافعک الیّ اس قدر ہوا ہے جس کا خدا ہی شمار جانتا ہے بعض دفعہ نصف شب کے بعد فجر تک ہوتا رہا ہے۔"

(تذکرہ صفحہ ۱۰۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مندرجہ ذیل الفاظ میں زبردست پیشگوئی فرماتے ہیں :-

"اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کے رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی ..... یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اترے گا ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ ابن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی۔ اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ ابن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گذر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آ گئی۔ مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہیں اترا۔ تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے۔ اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا۔ اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴، ۶۵)

اب ہم اس پُرعظمت پیشگوئی کے پورا ہونے کے آثار دیکھ رہے ہیں حال ہی میں ہم نے یہ خبر پڑھی کہ [illegible] (Kaiser جو موازنہ مذاہب عالم کے ایک امریکی پروفیسر ہیں نے دعویٰ کیا ہے کہ تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے اور اس کے بعد بھی زندہ رہے اور سری نگر کشمیر میں مدفون ہیں اپنی ایک نئی شائع شدہ کتاب میں وہ کہتے ہیں کہ اس بات کی کوئی شہادت موجود نہیں کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت ہوئے۔

(ہمدرد ۹ر ۲۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قریباً [illegible] ہوا ایک کتاب "مسیح ہندوستان میں" تحریر فرمائی تھی جس میں آپ نے بتایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے بلکہ کشمیر میں فوت ہوئے۔

یہ اپنی تقریر کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک اور جلیل القدر پیشگوئی پر ختم کرتا ہوں جو جماعت احمدیہ کی ترقی اور غلبہ سے تعلق رکھتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین پر پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے (اور عالم کشف میں مجھے وہ بادشاہ دکھائے گئے۔ جو گھوڑوں پر سوار تھے اور کہا گیا کہ یہ ہیں جو اپنی گردنوں پر تیری اطاعت کا جوا اٹھائیں گے اور خدا انہیں برکت دے گا۔) سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ کر لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۱ مطبوعہ ۱۹۰۶ء

تذکرہ صفحہ ۶۹۲)

سچ ہے کہ ایک دہریہ کو شیخ چلی کی کہانی معلوم ہو لیکن اللہ تعالیٰ اپنی قدرتوں سے ہر زمانہ میں اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العٰلمین

اخبار قادیان

محترم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب درویش ناظر بیت المال خرچ تا حال امرتسر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ گزشتہ دنوں موصوف کا بندشِ پیشاب کی شدید تکلیف کے اثر سے کامیاب اپریشن ہوا تھا۔ موصوف تا حال بہت کمزور ہیں زخم آہستہ آہستہ مندمل ہو رہا ہے۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں ✻ — مکرم سید مبشر احمد صاحب آف کوپن ہیگن (ڈنمارک) مورخہ ۱۲؍۱ کو زیارت مقامات مقدسہ اور اپنے رشتہ داروں سے ملاقات کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔ موصوف محترم مولوی محمد عبد اللہ صاحب سیکرٹری بہشتی مقبرہ کے داماد ہیں۔ ✻ — مورخہ ۱۸؍۱ کو محترم چوہدری مبین احمد صاحب گجراتی ناظر بیت المال آمد کے ہاں نواسی تولد ہوئی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے "امۃ النصیر" نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش ناصر آباد کی پوتی ہے اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک اور صالح بنائے اور والدین کیلئے قرۃ العین ہو۔ ✻ — مورخہ ۲۲؍۱ کو مکرم محمد الیاس احمد صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی اسکول کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے "ناصر ظفر" نام تجویز فرمایا ہے احباب نومولود کے نیک اور خادم دین بننے کیلئے دعا فرمائیں۔ ✻ — مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب ڈھاکہ (بنگلہ دیش) سے مورخہ ۲۳؍۱ کو زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم چوہدری عبد المتین صاحب آف بنگلہ دیش کی زینب لیڈی ہارڈنگ میڈیکل کالج میں پڑھ رہی ہے۔ موصوفہ اپنی امتحان میں کامیابی کیلئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

ایڈیٹر بدر

(۲) خاکسار کے بہنوئی مکرم ابرار احمد صاحب آف ... اپنی مستقل نوکری اور دینی ترقیات کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار : بشیر الدین منگلی قادیان ۲۳

جموں خالصہ ہائی سکول میں احمدی مبلغ کی تقریر

مورخہ ۱۵ رجنوری کو جموں میں گورو گوبند سنگھ صاحب کا تین سو بارہواں یوم ولادت شاندار طریق پر منایا گیا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں جموں میں ایک بہت بڑا جلوس نکلا۔ اور خالصہ ہائی سکول جموں میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں خاکسار اور محترم بابو محمد یوسف صاحب صدر جماعت احمدیہ جموں شریک ہوئے۔ منتظمین کی طرف سے خاکسار کو بھی اس جلسہ میں تقریر کرنے کی دعوت دی گئی تھی۔ چنانچہ خاکسار نے موقعہ کے مناسب حال پنجابی زبان میں تقریر کرتے ہوئے اپنے سکھ بھائیوں کو جماعت احمدیہ کی طرف سے گورو جی کے یوم ولادت پر مبارکباد پیش کی۔ بعد ازاں چند واقعات گورو جی کی سیرت کے بیان کئے اور سامعین کو بتایا کہ آج ضرورت ہے اس بات کی کہ ہم آپس میں اس طرح مل جائیں جیسے حضرت بابا نانک شیخ فرید سے ملے تھے اور فرماتے تھے

آؤ بھینیں گل ملیے انک سہیلڑیا
مل کر کرئیے کہانیاں سمرتھ کنت کیاں

سامعین نے خاکسار کی تقریر کو دلچسپی سے سنا ساڑھے نو بجے شب ریڈیو کشمیر جموں سے کچھ یہ تقریر نشر کی گئی۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے اور آپس میں محبت و پیار کا ذریعہ بنائے آمین ؛

خاکسار : محمد حمید کوثر مبلغ سلسلہ احمدیہ جموں کشمیر

سکندر آباد میں تربیتی اجلاس

مورخہ یکم جنوری ۱۹۴۸ء کو جماعت احمدیہ سکندر آباد نے ایک تربیتی اجلاس کا اہتمام کیا جس میں انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ۔ اطفال الاحمدیہ۔ لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ نے کثیر تعداد میں بعد نماز عصر الدین بلڈنگ میں شرکت کی۔

اجلاس کی کارروائی مکرم پروفیسر ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب ایم ایس سی پی ایچ ڈی کی زیر صدارت مکرم شیخ سعود احمد صاحب انیس کی تلاوت کلام پاک اور مکرم محمد رحمت اللہ صاحب غوری کی نظم خوانی سے شروع ہوئی اس کے بعد پیغام امام بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان خاکسار بشیر الدین الہ دین ــــ سیکرٹری تعلیم و تربیت نے پڑھ کر سنایا اس کے بعد مکرم الحاج مولوی محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی قائد ... جماعت احمدیہ حیدر آباد جو اس سال مع اہل خانہ حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے کی گل پوشی کی گئی۔ اس کے بعد مکرم وقار احمد صاحب انجینئر نواہری نے تاثرات قادیان بیان کئے اور ان کے بعد محترم سید نبیر احمد شاہ صاحب نے حالات ابو ظبی سنائے۔ اس کے بعد محترم الحاج مولوی محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی نے حالات حج بیت اللہ بڑے ایمان افروز اور مؤثر انداز میں بیان کئے۔ جن کو سامعین نے ہمہ تن گوش ہو کر بڑے ذوق و شوق سے سنا۔ ان کے بعد مکرم محمد عبد القیوم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے خوش الحانی سے ایک نظم اخبار بدر سے سنائی اس کے بعد صدر مجلس نے صدارتی خطاب و شکریہ حاضرین و احباب کا ادا کیا۔ آخر میں الحاج مولوی محمد عبد اللہ صاحب کے شکریہ اور دعا پر یہ جلسہ برخاست ہوا۔ جماعت احمدیہ سکندر آباد نے حاجیوں کی چائے سے تواضع کی احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں احسن رنگ میں مستعدی سے خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

اس جلسہ میں حیدر آباد کے احباب جماعت نے بھی شرکت کی۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

خاکسار : بشیر الدین الہ دین سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ سکندر آباد

(۳) برادرم خان حمید اللہ صاحب آف سہارنپور کی چھوٹی بچی کو ٹائیفائیڈ اور نیچے پورے حصہ پر فالج کا اثر ہے اور چند یوم سے گڑھ پی۔ جی۔ آئی ہسپتال میں ۱۳؍۱ کو داخل ہیں احباب اس کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ خاکسار : محمد ایوب مبلغ مالیر کوٹلہ

(۴) خاکسار کی والدہ محترمہ عرصہ سے عارضہ بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ چند روز قبل خط آیا تھا کہ ناک سے خون بہنے کی وجہ سے کافی کمزوری بھی ہو گئی ہے احباب میری والدہ کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

خاکسار : فاروق احمد بنگالی متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

محترم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن اور اخبار دی ڈیلی ٹیلیگراف لندن کے

دو نمائندوں کی سرینگر میں آمد اور اہم مصروفیات

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سری نگر

آج سے پون صدی قبل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر دنیا میں اس بات کا انکشاف فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ زندہ بچ کر ہجرت کر کے کشمیر پہنچ گئے اور یہیں اُن کی طبعی وفات ہوئی اور سرینگر خانیار میں اُن کی قبر موجود ہے۔ یہ انکشاف حضور علیہ السلام نے ایسے وقت اور حالات میں فرمایا کہ دنیا والوں کے لئے یہ ایک عجیب بات تھی کیونکہ دنیا کی دو بڑی قومیں عیسائی اور مسلمان دونوں اس بات کے منتظر تھیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اُترنے والے ہی ہیں چنانچہ ایسے حالات میں یہ انکشاف اُن کے لئے جاں فرسا تھا کیونکہ اُن کی ساری اُمیدیں غلط ثابت ہوئیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک تحقیقی کتاب "مسیح ہندوستان میں" تصنیف فرما کر دونوں قوموں تک پہنچائی اس کتاب میں حضور علیہ السلام نے عقلی و نقلی دلائل سے حضرت مسیح علیہ السلام کا صلیبی موت سے بچنا اور پھر مشرقی علاقوں میں آنا اور پھر کشمیر میں وفات پانا ثابت فرمایا ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیب سے بچنے اور طبعی وفات پانے کے متعلق یہ سب سے پہلی کتاب ہے جو دنیا میں لکھی گئی اس کے بعد بہت ساری کتب معرض وجود میں آئیں اور تحقیقات کا سلسلہ برابر جاری ہے یہ سب اُس عظیم الشان انکشاف کی تائید میں ہو رہا ہے جسے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر دُنیا کے سامنے پیش فرمایا۔ اب بفضلہ تعالیٰ عیسائی دنیا کا ایک حصہ بھی اس بات کو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے تسلیم کرنے پر مجبور ہو رہا ہے۔ بلکہ اس کے متعلق عیسائی دنیا میں زبردست تحقیق کا سلسلہ جاری ہے۔ عالم عیسائیت پر روز روشن کی طرح اس حقیقت کو پیش کرنے کے لئے ماہ جون ۱۹۷۸ء میں لندن میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہونے والی ہے جس میں مختلف ریسرچ سکالر اور محقق حضرت مسیح کی صلیبی موت سے نجات پر اپنی تحقیقات پر مشتمل مقالے پیش کریں گے۔

اس ضمن میں محترم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن اخبار "دی ٹیلیگراف" لندن کے دو نمائندوں کے ہمراہ ۳ر جنوری ۱۹۷۸ء کو سری نگر تشریف لائے۔ اور تین دن کے مختصر قیام کے بعد ۶ر جنوری کو بذریعہ ہوائی جہاز واپس تشریف لے گئے۔ آپ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ ہدیۂ قارئین کی جا رہی ہے۔

محترم امام صاحب کا سرینگر میں ورود

محترم امام صاحب کے قیام کی تیاری کے سلسلہ میں خاکسار جلسہ سالانہ قادیان کے معاً بعد سرینگر پہنچا۔ محترم بابو تاج الدین صاحب صدر جماعت اور محترم ماسٹر نذیر احمد صاحب نائب صدر جماعت نے حضرت ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کی ہدایت کے مطابق "اوبرائے پیلس" میں کمروں کی ریزرویشن کرائی ہوئی تھی۔

حسب پروگرام محترم امام صاحب اور ڈیلی ٹیلیگراف لندن کے دو نمائندے مسٹر فلپ اور مسٹر کوارٹر تین جنوری کو بذریعہ طیارہ سوا چار بجے سرینگر ہوائی اڈے پر اُترے ہوائی اڈے پر یارڈ سے باہر افراد جماعت بغرض استقبال موجود تھے چنانچہ جوں ہی محترم امام صاحب اور اُن کے دو ساتھی یارڈ سے باہر آئے تو خاکسار اور محترم عبدالسلام صاحب ٹاک نے آگے بڑھ کر معزز مہمانوں سے مصافحہ کیا اور پھر افراد جماعت تک جو ایک قطار میں کھڑے تھے اُن کو لایا گیا محترم بابو تاج الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ سری نگر نے محترم امام صاحب کو پھولوں کا ہار پہنایا اسی طرح محترم ماسٹر نذیر احمد صاحب نائب صدر اور محترم مولوی نور احمد صاحب فاضل نے علی الترتیب مسٹر فلپ اور مسٹر کوارٹر کو پھولوں کے ہار پہنائے۔ محترم امام صاحب کے ساتھ اسی جہاز میں جماعت احمدیہ لندن کے دو اور مخلص محترم مبارک احمد صاحب ساقی اور محترم مسعود احمد صاحب بھی تھے۔ استقبال کرنے والوں میں محترم خواجہ عبدالعزیز صاحب محترم مستری منظور احمد صاحب درویش قادیان محترم چوہدری عبدالحفیظ صاحب محترم فضل اکرام صاحب محترم عبدالحمید صاحب ٹاک۔ محترم احسان اللہ صاحب ٹاک محترم عبدالمومن صاحب محترم مولوی نور احمد صاحب فاضل قابل ذکر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔

ضروری تکمیل کے بعد سب دوست شہر کی طرف روانہ ہوئے محترم امام صاحب اور اُن کے دو ساتھیوں کے لئے اوبرائے ہوٹل والوں نے گاڑی کا انتظام کیا تھا چنانچہ محترم امام صاحب کے ارشاد کے تحت مَیں بھی اسی گاڑی میں بیٹھا ہمارا یہ قافلہ سیدھے نئی تعمیر شدہ احمدیہ مسجد پہنچا جہاں محترم امام صاحب نے مسجد کو ملاحظہ فرمایا۔ محترم مستری منظور احمد صاحب نے مسجد میں صفائی اور چٹائیاں وغیرہ بچھوا دی تھیں فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ مسجد کے دیکھنے کے بعد محترم امام صاحب اپنی قیام گاہ تشریف لے گئے۔

دوسرے روز ۴ر جنوری کو محترم امام صاحب مع اپنے ساتھیوں کے خانیار روضہ بل یعنی حضرت عیسیٰؑ کے مقبرے پر گئے مسٹر فلپ نے اپنے تاثرات قلمبند کئے اور مسٹر کوارٹر نے مقبرے کی بہت ساری تصویریں لیں بعد دعا ہم سب واپس لوٹے اور معزز مہمانوں نے مغل باغات دیکھنے کی خواہش کی چنانچہ خاکسار اور محترم بابو تاج الدین صاحب صدر جماعت بھی مہمانوں کے ساتھ رہے اور رہنمائی کرتے رہے اسی روز چار بجے محترم عبدالسلام صاحب ٹاک کے دولت خانے پر چائے کی دعوت تھی سب مہمانوں نے یہاں شرکت کی۔

ناصر آباد اور یاری پورہ کا دورہ

۵ر جنوری کو محترم امام صاحب مع اپنے ساتھیوں کے ناصر آباد کے لئے روانہ ہوئے اس قافلے میں بھی محترم بابو تاج الدین صاحب صدر جماعت سری نگر اور خاکسار شامل تھے۔ ٹھیک ایک بجے محترم امام صاحب کی کار ناصر آباد پہنچی ناصر آباد کے باہر عیدگاہ کے قریب ناصر آباد کے دوستوں کے علاوہ شورت اور یاری پورہ سے آئے ہوئے احباب نے مل کر معزز مہمانوں کا والہانہ استقبال کیا اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے معزز مہمانوں کا پرجوش اور مخلصانہ استقبال دیکھ کر مسٹر کوارٹر اور مسٹر فلپ بہت ہی متاثر نظر آ رہے تھے اور اُن کا متاثر ہونا ایک طبعی امر تھا۔ محترم امام صاحب اور اُن کے ساتھی مختلف رنگ اور ڈیزائن کے استقبالیہ گیٹ سے جو جماعت احمدیہ ناصر آباد نے معزز مہمانوں کے استقبال اور خوشی میں بنائے تھے گذرتے ہوئے سیدھے مسجد میں پہنچے جہاں پر استقبالیہ جلسہ منعقد ہوا۔ چنانچہ تلاوت کلام مجید محترم مبارک احمد صاحب ظفر نے کی اور محترم غلام نبی صاحب ناظر نے ایک نظم سُنائی جو اسی وقت مرتب کی محترم غلام نبی صاحب منصور ایم اے نے انگریزی میں استقبالیہ ایڈریس پڑھا اور محترم مبارک احمد صاحب ظفر نے بھی ایڈریس اُردو میں سُنایا بعدہ محترم امام صاحب نے اپنے آنے کی غرض اور جماعت احمدیہ کے اخلاص اور قدر دانی کی سراہنا کی اور اپنے دوسرے ساتھیو کا تعارف بھی کرایا۔ بعد جلسہ و نماز معزز مہمانوں نے مکرم مبارک احمد صاحب ظفر کے دولت خانے پر دوپہر کا کھانا تناول فرمایا اور محترم غلام نبی صاحب پڈر کے گھر میں چائے نوش فرمائی۔

یاری پورہ کے لئے روانگی

ناصر آباد سے فراغت کے بعد محترم مبارک احمد صاحب ساقی محترم مسعود احمد صاحب اور محترم بابو تاج الدین صاحب واپس سرینگر آئے اور محترم امام صاحب اور اُن کے دو اور ساتھی اور خاکسار یاری پورہ کے لئے روانہ ہوئے راستے میں احباب جماعت شورت نے بھی والہانہ استقبال کیا اس کے بعد ہماری کار آگے بڑھی۔ یاری پورہ پہنچنے پر احباب جماعت نے معزز مہمانوں کا شاندار استقبال کیا۔ اور مسجد احمدیہ یاری پورہ میں ایک استقبالیہ جلسہ منعقد ہوا تلاوت کلام مجید محترم میر عبدالمجید صاحب نے کی۔ اور محترم غلام نبی صاحب ناظر نے ایک استقبالیہ نظم جو اسی وقت مرتب کی تھی پڑھ کر سنائی بعدہ مکرم عبدالحمید صاحب میر نے انگریزی میں ایڈریس پڑھا اور محترم امام صاحب نے احباب جماعت کے اخلاص کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ سالانہ ربوہ کے حالات جو ناصر آباد میں بھی سُنائے تھے یہاں بھی سنائے استقبالیہ جلسہ کے اختتام پر سب مہمان محترم عبدالحمید صاحب ٹاک کے گھر گئے جہاں چائے کا انتظام تھا شام ہم سب واپس سرینگر بخیر و عافیت پہنچ گئے۔

پریس کانفرنس سے خطاب

۶ر جنوری کو چونکہ امام صاحب نے مع اپنے ساتھیوں کے حسب پروگرام واپس جانا تھا چنانچہ اسی روز ہم نے ایک پریس کانفرنس کا اہتمام کیا تھا۔ اس کا انتظام بڈشاہ ہوٹل کے ہال میں تھا پریس کانفرنس کے انتظام میں خاکسار کو جن دوستوں نے تعاون دیا اُن میں محترم چوہدری عبدالحفیظ صاحب بھدرواہی اور محترم بشیر احمد صاحب نوشاد آف سرینگر قابل تعریف ہیں۔ محترم چوہدری عبدالحفیظ صاحب نے تو دو دن چھٹی لے کر رات دن ایک کر کے جملہ انتظامات کئے اور دو دن میرے ساتھ ہی اس مشن پر رہے اللہ تعالیٰ اُن کو بہت بہت جزائے خیر دے اور ان کے اخلاص میں برکت دے۔

پورے گیارہ بجے محترم امام صاحب ہال میں تشریف لائے تیس کے قریب ایڈیٹر صاحبان اور نمائندے پہلے سے ہی موجود تھے چنانچہ محترم امام صاحب نے اپنے آنے کی غرض اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق جماعت کا عقیدہ اور مقدس کفن اور لندن میں ہونے والی بین الاقوامی کانفرنس کا ذکر فرمایا بعدہٗ سوالات ہوتے رہے اور ڈیڑھ گھنٹے تک بہت اچھے (بقیہ صفحہ ۱۱ پر)

تحریک وقفِ جدید اور ہماری ذمہ داریاں

از مکرم مولوی منظور احمد صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

وقفِ جدید کی تحریک سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۷ دسمبر ۱۹۵۷ء کے دن جلسہ سالانہ کے موقعہ پر فرمائی۔ اور جماعت کے سامنے ایک نئے تربیتی و تبلیغی نظام کو پیش کیا۔ تا وہ بھولا بھٹکا انسان جو اپنے عظیم مقصدِ حیات کو فراموش کر چکا ہے۔ اور وہ درسِ توحید جو اسے ہمدردِ انسانیت اور محسنِ کائنات سرکارِ دو عالم حضرت رحمۃ اللعالمین صلعم کے ذریعہ ملا تھا۔ جس کو وہ اب بھول گیا ہے پھر نئے سرے سے اس خطۂ ارض کے چپہ چپہ پر اس کی منادی کی جائے اور ایک بار پھر مخلوقِ خدا اپنے خالق و مالک کو پہچان کر اور اس کے ساتھ اپنا گہرا تعلق پیدا کر کے پھر توحید کے ترانے گائے اور آستانہ الوہیت پر سجدہ ریز ہو کر اپنے عبدِ حقیقی ہونے کا کامل ثبوت دے۔

یہی وہ غرض و غایت تھی جس کے حصول کے لئے سیدنا حضرت اقدس حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے اس مقدس تحریک کا اجراء فرمایا۔ کہ حضور رضی اللہ عنہ اپنے پیغام بنام جماعت احمدیہ ۵ جنوری ۱۹۵۹ء فرماتے ہیں:-

"میں نے اس سال ۲۷ دسمبر کو ارشاد و اصلاح کی اہم تحریک پیش کی تھی جس کے دو حصے تھے۔ ایک وقف اور ایک چندہ ..."

تحریک کے دو پہلو

وقفِ جدید کی تحریک دو پہلوؤں پر مشتمل ہے۔ ایک اس کا پہلو یہ ہے کہ نوجوان طبقہ یا جس کو بھی اللہ تعالیٰ دین کی راہ میں زیادہ سے زیادہ قربانی کرنے کی سعادت عطا کرے۔ وہ اس راہ میں اپنی زندگیاں وقف کر کے اپنے آپ کو خدمتِ اسلام کے لئے پیش کرے۔ تا ایسے افراد وقفِ جدید کے تحت مختلف علاقوں میں حقیقی اسلام کی تعلیم دینے کے لئے پھیلائے جا سکیں۔

دوسرا پہلو

دوسرا پہلو اس تحریک کا مالی قربانی سے تعلق رکھتا ہے کیونکہ ارشاد و اصلاح کے کام کو فروغ دینے کے لئے معلمین و واقفین وقفِ جدید کے ہاتھوں میں اسلام کا بنیادی ... ضروری ہے اور دوسرے ان معلمین اور واقفین کے گذاروں کا سوال ہے ... [illegible] ... لہٰذا مالی ... بنیادی پہلو ہے ... [illegible]

وقفِ جدید کا فنڈ زیادہ سے زیادہ مضبوط ہو اور پھر اس کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ تبلیغ و اشاعتِ دین کا کام اندرونِ ملک میں کیا جا سکے۔

وقف اور چندہ لازم و ملزوم

وقفِ جدید میں وقفِ زندگی اور چندہ وقفِ جدید دونوں ہی آپس میں لازم و ملزوم ہیں۔ اگر احباب زیادہ سے زیادہ زندگیاں وقف کر کے آجائیں۔ اور روپیہ موجود نہ ہو۔ تو پھر ان احباب جماعت سے کس طرح کام لیا جائے؟

اور اگر روپیہ تو جمع ہو جائے لیکن واقفینِ زندگی نہ ہوں۔ تو روپے کو کیا کیا جائے؟ روپے نے تو جا کر تبلیغ و تربیت کا کام نہیں کرنا۔ وعظ و نصیحت درس و تدریس۔ تبلیغ و تربیت کے کام افراد نے ہی انجام دینے ہیں۔ اس لئے وقفِ جدید کی تحریک کے یہ دونوں پہلو ہی یعنی وقفِ زندگی اور چندہ وقفِ جدید نہایت ضروری اور دونوں ہی لازم و ملزوم ہیں۔ دونوں میں سے کسی ایک پہلو کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ احباب جماعت کے لئے نہایت ہی ضروری اور لازم ہے کہ کثرت کے ساتھ اندرونِ ملک میں تبلیغی و تربیتی کام کو وسیع کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں افراد اپنی زندگیاں وقف کریں اور پھر ان واقفین سے کام لینے کے لئے دل کھول کر ... چندہ وقفِ جدید میں حصہ لیتے ... تا ... کہ اس کماری تک احمدیت کے فرزند ... انسانیت کا درس دیتے اور خدمت ... وحدانیت کا سبق دیتے نظر آئیں۔ اور ہندوستان کی زمین کا چپہ چپہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں سے بھر جائے۔

وقفِ جدید کے نئے سال کا آغاز

وقفِ جدید کے نئے سال کا آغاز یکم صلح ۱۳۵۷ ہش مطابق یکم جنوری ۱۹۷۸ء سے ہو چکا ہے۔ پہلا سال ۳۱ دسمبر ۱۹۷۷ء کو ختم ہو گیا۔ تحریک وقفِ جدید کے نئے سال کے آغاز سے وقفِ جدید کا بیسواں سال ختم ہو گیا اور اکیسواں کا آغاز ہو چکا ہے اور ان بیس سالوں میں اگر غور کیا جائے تو مخلصین کا قدم آگے ہی بڑھتا ... پیچھے نہیں ہٹا۔ اور الٰہی سلسلوں کا قدم قربانیوں کے میدان میں ہمیشہ آگے ہی بڑھتا ہے۔ چنانچہ بفضلہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے افراد بھی اس تحریک میں سال بہ سال وقف کے لحاظ سے بھی اور مالی قربانی کے لحاظ سے بھی آگے ہی آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں ... [illegible]

... وقفِ جدید کا اکیسواں سال ... [illegible] ... کو ... خاندان ... اسلام کی ... [illegible]

رکھنے والے دلوں اور محمد رسول اللہ کے سچے عاشقوں کو اس بات کی دعوت دیتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہماری زندگیوں میں پھر ایک بار اس خدمت کا موقع دیا ہے۔ پس آیئے! آگے بڑھیں اور اپنے دامن۔ اپنی جھولیاں ان برکتوں سے بھر لیں جو برکتیں وقفِ جدید میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے والے لوگوں کیلئے خدا تعالیٰ نے مقدر کر رکھی ہیں۔ کون ہے جو آگے آئے اور روحانی دولت کے انبار اپنے ساتھ لیجائے؟ وہی جو پہلے اس راہ میں عدیم المثال قربانی پیش کرے۔

وعدہ جات و ادائیگی چندہ سال نو

جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے وقفِ جدید کے نئے سال کا آغاز ہو چکا ہے اس لئے جماعت کے ہر فرد کا یہ فرض ہے کہ وہ جائزہ لے کہ اس نے سالِ گذشتہ کا وعدہ ادا کر دیا ہے یا نہیں۔ اور اگر ادا نہیں کیا تو کیوں؟ کیا ایسا بھائی یا بہن یا عزیز یہ نہیں جانتا کہ خدا تعالیٰ وعدوں کے بارے میں بھی سوال کرے گا اور پوچھے گا کہ تم نے فلاں وعدہ کیا تھا کیوں پورا نہیں کیا؟

اور کیا ہمارے ایسے احباب جماعت کو یہ علم نہیں کہ ہمارے پیارے آقا و مولا نے فرمایا ہے کہ مومن کا وعدہ تو ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ ہاتھ میں پکڑا ہوا ہے گویا وہ نقد ہے یعنی مومن جو وعدہ کرتا ہے۔ اس کو پورا کرتا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ وہ احباب جو کسی مجبوری کی وجہ سے سالِ گذشتہ کا چندہ وقفِ جدید ادا نہ کر سکیں ہوں یا کسی قدر رقم بقایا رہ گئی ہو وہ کوشش اور تدبیر اور دعا سے کام لیتے ہوئے جلد از جلد اپنا سابقہ بقایا بے باق کریں گے تا وہ نئے سال کے وعدوں اور ادائیگی میں بآسانی حصہ لے سکیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔

احبابِ جماعت سے اپیل

آخر میں احباب جماعت سے گذارش ہے کہ نئے سال میں زیادہ سے زیادہ بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی کوشش کریں۔ اور کوشش کریں کہ وعدہ کے ساتھ ہی ادائیگی فرما دیں۔ اور یہ بھی مدنظر رہے کہ گھر کا کوئی فرد اس تحریک سے اور اس برکت سے محروم نہ رہے۔ اسی طرح ہر جماعت کے عہدیداران اس امر کا اہتمام کریں کہ کوئی فردِ جماعت اس تحریک میں شمولیت سے محروم نہ رہے۔

احباب جماعت اور عہدیداران جب اس جذبے ولولے جوش اور ذوق و شوق سے کام لیں گے اور بڑھ چڑھ کر قربانی پیش کریں گے۔ تو پھر خدا تعالیٰ کی محبت بھی جوش میں آجائے گی اور صدیوں کے فاصلے دنوں میں اور دنوں کے فاصلے گھنٹوں میں سمٹے ہو جائیں گے اور اس طرح ہم اس وقت کو قریب تر لانے میں حصہ دار بنیں گے جو غلبۂ اسلام کی ساعت مقدر ہے۔

پس دعا ہے کہ خدا تعالیٰ جماعت کو اپنے فضل سے مالی و جانی قربانیوں کو بڑھ چڑھ کر ادا کرنے کی توفیق و سعادت عطا فرمائے اور پھر ان قربانیوں کو محض اپنے فضل سے شرف قبولیت عطا فرمائے۔ اور اس کے نتیجہ میں جلد اسلام کے لئے تازگی کا دن لائے اور غلبۂ اسلام کا سورج طلوع ہو کر تاریک دنیا کو روشن کرے۔ آمین ثم آمین۔

امام صاحب مسجد لندن کی سرینگر میں مصروفیات بقیہ صفحہ ۱

ماحول میں گفتگو کے بعد یہ کانفرنس اختتام پذیر ہوئی کانفرنس کے اختتام پر جملہ حاضرین کی شاندار رنگ میں تواضع کی گئی اس کانفرنس میں جماعت کے بہت سارے افراد نے بھی شرکت فرمائی۔

نئی مسجد میں نماز جمعہ کی ادائیگی

ڈیڑھ بجے محترم امام صاحب مسجد میں تشریف لائے نئی مسجد کا ... تیار ہے محترم مستری منظور احمد صاحب نے کام کرایا تھا۔ باہر سے بھی احباب تشریف لائے تھے خاصکر شورت سے محمد عبد اللہ صاحب ڈار صدر جماعت کی قیادت میں پندرہ بیس افراد سرینگر پہنچ گئے۔ اسی طرح کوریل سے محترم مولوی نور احمد صاحب اور ژد گام سے محترم عبد الغنی صاحب بھی موجود تھے۔ محترم امام صاحب نے آتے ہی نئی مسجد کا دروازہ بعد دعا کھولا اور ایک مؤثر خطبہ دیا۔

نماز سے فارغ ہونے کے بعد تمام مہمانوں کی چائے سے تواضع کی گئی۔ اور فوٹوز لئے گئے چائے سے فارغ ہونے کے بعد محترم امام صاحب مع اپنے ساتھیوں کے واپس قادیان جانے کے لئے ہوائی اڈہ پہنچے جماعت کے کثیر افراد نے ... میں شورت کے بہت ... دوست تھے ہوائی اڈے پر جا کر معزز مہمانوں کو الوداع کیا۔

درخواستِ دعا

خاکسار کا چھوٹا بھائی امسال B. Com. II ایئر کا امتحان دے رہا ہے۔ اس کی نمایاں کامیابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ بشارت احمد عبدؔ قادیان۔

دُنیا بھر میں اسلام کا بول بالا ہوگا ۔ بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

خوبصورت چہرہ معقول طور پر دکھاتا ہو تالیف ہو کر اور چھپ کر یورپ اور امریکہ میں بہت سی کاپیاں اس کی بھیج دی جائیں۔ مع اس کے قادیان میں اپنا مطبع قائم کرنے کے لئے تجاویز پیش ہوئیں۔ اور ایک فہرست ان صاحبوں کے چندہ کی مرتب کی گئی جو اعانت مطبع کے لئے بھیجتے رہیں گے ۔ یہ بھی قرار پایا کہ..... اس سلسلہ کے واعظ مقرر ہوں ......"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۹۲ء منقول از کتاب آئینہ کمالاتِ اسلام مطبوعہ فروری ۱۸۹۳ء)

دیکھا آپ نے یہ ہے فعالیت کا شاندار عملی نمونہ ۔ ادھر خدا کا برگزیدہ بندہ جماعت کے جلسہ سالانہ کے اغراض میں یورپ و امریکہ کے لوگوں کی دینی ہمدردی کے لئے تجاویز سوچنے اور عملی اقدام کو داخل قرار دیتے ہیں ۔ تو اسی جلسہ میں مثبت پہلوؤں سے ان پر غور و فکر اور اُس پر اپنے وسائل کے لحاظ سے عمل درآمد بھی شروع ہو جاتا ہے ۔ چونکہ نہایت درجہ عالیشان عمارت کی بنیاد اور اس کی دیواروں کے منظرِ عام پر آنے کے لئے کسی قدر وقت درکار ہوتا ہے ۔ جو اس مادّی دُنیا کا لازمہ طبعی ہے ۔ اس کا مشاہدہ آپ اس جگہ کر رہے ہیں ۔ خدا کے فضل سے یہ جو اب جماعت کے سالانہ جلسوں میں یورپ و امریکہ اور دُوسرے بیرونی ممالک سے نو احمدی اور نومسلم غیر ملکی اصحاب کے وفود آرہے ہیں درحقیقت یہ اُسی بیج کے پھلنے پھولنے اور خوشنما پودوں کی شکل میں نمودار ہو کر منظرِ عام پر آجانے کا ناقابلِ انکار ثبوت ہے ۔ جوں جوں وقت آگے بڑھتا جائے گا خدا کے فضل و کرم سے یہ خوشنما پودے اپنی پوری دلآویزی اور دلکشی کے سامان اپنے ساتھ لئے ہر متلاشی صداقت کو قائل کروا دینے کا زندہ ثبوت بنتے چلے جائیں گے ۔

اب آیئے احمدیت سے باہر کی "اسلامی دُنیا" کے خدمت و اشاعتِ اسلام کے لئے کسی نوع کے مثبت اقدام اور نتیجہ خیز ٹھوس ناقابلِ انکار حقائق کے مشاہدہ و معاینہ کی طرف ۔ آپ نے ایسے علماء کبار کے جلسوں میں ان کی دُھواں دھار تقاریر بھی سُنی ہونگی ۔ اُن کے منصوبوں ۔ پروگراموں بلکہ پاس کردہ قرار دادوں کی رنگین عبارتوں کو بھی مطالعہ کیا ہوگا ۔ ایسے علماء حضرات کے یہ ہوائی قلعے کب سے بنتے چلے آرہے ہیں نوّے سال تو احمدیہ جماعت کو خدمت و اشاعتِ اسلام کے میدان میں کام کرتے ہوئے بیت گئے ہیں ۔ یہ لوگ اس سے کہیں پہلے سے اسی نوع کے دم دلاسے عامۃ المسلمین کو دیتے چلے آئے ۔ اور جب حضرت امام مہدی علیہ السلام نے تجدید و احیاءِ دین کی مہم سر کر لینے کا واضح اشارہ دیا ۔ تو یہ لوگ اسی چلتے موضوع کو لے کر میدان میں نکل آئے ۔ مگر ان کے منصوبوں نے آج تک کوئی عملی صورت کسی بھی خطہّ ارضی میں دکھائی نہیں ہے ؟ چھوٹے چھوٹے قصبوں سے لے کر بڑے بڑے شہروں صُوبوں بلکہ مُلکوں میں بنائی گئی بڑی بڑی انجمنوں ، اسلامی تنظیموں نے عامۃ النّاس سے اِس کے لئے کروڑہا روپیہ وصُول کیا ۔ اور سب کا سب ہباءً منثورًا ہوگیا ۔ رابطہ عالم اسلامی کی بین الاقوامی اسلامی مجلس تک کے منصُوبے اور اسی طرح کے اور دُوسرے دارالعلوم یونیورسٹیاں سب قائم ہیں ۔ مگر اسلام کی خدمت و اشاعت کے لئے اِس وقت مغربی دُنیا چشم براہ ہے وہ سوائے احمدیہ جماعت کے اور کسی کو بجا لانے کی سعادت نصیب نہیں ہو رہی ۔ ان لوگوں کے منصوبوں اور ان کے مشاغل کی تفصیل بھی اخبار بدر کے صفحات میں آتی رہی ہے ۔ قارئین ان سے بخوبی واقف و آگاہ ہیں ۔ اس لئے ہماری بات ثابت شدہ حقائق پر مبنی ہے ۔

اگر احمدیہ جماعت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی خاص نصرت و تائید کا ہاتھ نہیں اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ خدا ہی کی طرف سے اس زمانہ کی رُوحانی اصلاح کے لئے مبعوث نہیں ہوئے تو ذرا اس بات پر غور تو کیجئے کہ آج سے ۸۵ سال قبل ایک شخص یورپ و امریکہ کی نسبت اپنے اِس خیال کا اظہار کرتا ہے کہ اِن ممالک کے لوگ اسلام قبول کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں ۔ آیئے ! ہم اپنے سالانہ جلسہ میں ان لوگوں کے ساتھ دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پر غور و فکر کریں "چنانچہ غور و فکر [illegible] ... آج دُنیا بچشم خود دیکھ رہی ہے کہ یہ [illegible]

معمولی دکھائی جانے والی حرکت اب کس قدر عظیم اور شاندار نتائج دکھا رہی ہے آیندہ جو عظیم رُوحانی انقلاب آنے والے ہیں ہر زیرک انسان اس سے ان کا قیاس کر سکتا ہے ـــ !!

بُرا ہو تعصب اور مخالفت برائے مخالفت کا کہ جماعت احمدیہ کے اِس نوع کی عالمگیر اسلامی خدمات کے باوجود ایک طبقہ مُسلمانوں کا ایسا بھی ہے جو عامۃ المسلمین کو احمدیہ جماعت سے برگشتہ کرنے کے لئے اسے " فرقہ ضالہ اور ہادمہ " یعنی ایک گمراہ جماعت اور ایک تخریب پسند تحریک کہنے میں کچھ بھی شرم محسوس نہیں کرتا ۔ اور اس مضمون کے اشتہارات شائع کرکے مقدس ترین اجتماعات میں تقسیم کرتا ہے اور اپنے اخبارات میں اس کو نمایاں جگہ دیتا ہے ۔ اور "حضرات علماء" اس "کارِ خیر" (؟) میں پیش پیش ہیں ۔ اللہ ان پر رحم کرے ۔ جاننے والے جانتے ہیں کہ اُن کی یہ حرکت کسی نوع کی دینی خدمت ہرگز نہیں بلکہ محض پیٹ پُوجا کا نہایت گھٹیا درجہ کا وسیلہ ہے جو علماء کی گرتی ہوئی معاشی ساکھ کو زیادہ دیر تک سہارا نہیں دے سکے گا ۔

بہرحال ان لوگوں کی مخالفانہ کوشش کے علی الرغم خدا تعالیٰ اس برگزیدہ احمدیہ جماعت کو اپنے محبوب امام ہمام کی ولولہ انگیز قیادت اور اُمنگوں سے بھرے شاندار عملی پروگرام کو کامیاب بناتے چلے جانے کی توفیق دیتا چلا جائے گا ۔ تا آنکہ بقول حضرت امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ تمام دُنیا میں اسلام کا بول بالا ہو کر رہے گا ۔

اِنْ شَاءَ اللّٰہُ ۔

ولادت اور درخواستِ دعا

خاکسار کے بڑے بھائی محترم سید رشید احمد صاحب سونگھڑہ (اڑیسہ) کے ہاں مورخہ ۶ر جنوری ۱۹۷۸ء کو پہلی لڑکی تولد ہوئی ہے ۔ نومولودہ مکرم مولوی سید صمصام الدین صاحب مرحوم کی پوتی اور سید مذکر الدین صاحب کی نواسی ہے ۔ احباب دُعا فرمائیں خدا تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا کرے اور والدین کیلئے قرۃ العین ثابت ہو ۔ آمین ۔

امسال خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیز سید انوار الدین آئی ۔ اے فائینل امتحان میں شریک ہو رہے ہیں ان کی اعلیٰ نمبرات سے کامیابی نیز خاکسار کی بڑی ہمشیرہ سیدہ رشیدہ خاتون اکثر بیمار رہتی ہیں اور بہت کمزور ہیں اُن کی صحتِ کاملہ اور کاروبار میں ترقی کیلئے قارئین بدر سے درخواستِ دُعا ہے ۔ خاکسار ، سید صباح الدین خادم سلسلہ احمدیہ قادیان ۔

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR.
PHONES:- 52325/ 52686 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور برشیٹ کے سینڈل زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
چپل پروڈکٹس کانپور
مکھنیا بازار ۲۹/۴۲

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار ۔ موٹر سائیکل ۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت،
اور تبادلہ کیلئے (آٹوونگس) کی خدمات حاصل فرمائیے!
آٹوونگس
AUTOWINGS
32 SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.

منظوری ممبران تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۷۸ء کے لئے ذیل کے وکلاء و اراکینِ تحریکِ جدید انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری عطا فرمائی ہے :-

(۱) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب	وکیل الاعلیٰ۔ صدر مجلس۔ وکیل التعلیم والتبشیر۔
(۲) محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے۔	وکیل المال۔
(۳) محترم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب۔	رکن۔
(۴) محترم قریشی منظور احمد صاحب سوز ایم۔ اے۔	رکن۔
(۵) محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب۔	رکن۔
(۶) محترم فضل الٰہی خان صاحب۔	رکن۔

(وکیل الاعلیٰ تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان)

منظوری انتخاب صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھارت

جملہ لجنات اماء اللہ مقامی بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ گذشتہ ماہ دسمبر ۱۹۷۷ء میں صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھارت کا انتخاب عمل میں آیا تھا۔ جس کی رپورٹ بغرضِ منظوری پیش ہونے پر بزرگان کی طرف سے محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ قادیان کو یکم جنوری ۱۹۷۸ء سے آخر دسمبر ۱۹۸۲ء تک پانچ سال کے لئے صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھارت مقرر کئے جانے کی منظوری عطا فرمائی گئی ہے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

قربانیوں کو انتہا تک پہنچانا ضروری ہے

سب کو دعوتِ اسلام دینا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ لیکن یہ ہوگا ضرور۔ اور ہوگا تھوڑے وقت میں۔ ان شاء اللہ۔ قرآن مجید کی رُو سے یہ کام حضرت مہدی علیہ السلام کے وجود مسعود کے ساتھ وابستہ ہے۔ جس کا آغاز بڑی شان کے ساتھ ہو چکا ہے۔ تحریکِ جدید غلبۂ اسلام کی عظیم مہم ہے۔ جس کی طرف متوجہ کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :-

"جیسا کہ میں نے آپ کو پہلے بھی متعدد بار کہا ہے: ہماری ذمہ داری یہ نہیں کہ دُنیا کی ساری غیر مسلم آبادیوں کو مسلمان بنانے کے لئے جتنی رقم کی ضرورت ہے وہ ہم دیں۔ یا جتنے مبلغین کی ضرورت ہے وہ ہم پیدا کریں۔ کیونکہ ہمارے پاس نہ اتنا مال ہے اور نہ اس تعداد میں ہم آدمی دے سکتے ہیں لیکن ہمیں یہ کہا گیا ہے کہ جتنی تمہاری استعداد ہے اس کے مطابق تم زیادہ سے زیادہ پیش کرو۔ اور جو کمی رہ جائے گی (اور کمی بہت بڑی ہے) اس قربانی اور کامیابی کے درمیان جو گیپ (GAP) ہے وہ بہت وسیع ہے۔ لیکن خدا کہتا ہے کہ وہ کمی میں پوری کروں گا۔ لیکن کروں گا اسی وقت جب تم اپنی قربانیوں کو انتہا تک پہنچا دو گے۔"

تحریک جدید کے ذریعہ اپنی قربانیوں کو انتہا تک پہنچانا یہ تقاضا کرتا ہے کہ مطالبات تحریک جدید پر عمل کرتے ہوئے خلوص سے چندہ تحریک جدید ادا کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ تمام احباب جماعت کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

درخواست ہائے دُعا

(۱) مکرم نذیر احمد صاحب کھوکھر مقیم لنڈن کافی عرصہ سے بیمار اور زیرِ علاج ہیں۔ احباب ان کی صحتِ کاملہ عاجلہ اور صحت و سلامتی والی لمبی زندگی کے لئے دُعا فرمائیں۔

خاکسار : مرزا وسیم احمد امیر جماعت احمدیہ قادیان۔

(۲) مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان مدراس کو مورخہ ۱۹ جنوری ۷۸ء کو دوبارہ HEART ATTACK ہُوا ہے۔ ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار : مرزا وسیم احمد امیر جماعت احمدیہ قادیان۔

(۳) مکرم محمد شہاب الدین صاحب آف کلکتہ کے والد محترم الحاج منشی محمد شمس الدین صاحب کافی دنوں سے بیحد علیل ہیں۔ سانس کی تکلیف اور سر درد کے عارضہ کی وجہ سے پریشانی لاحق ہے۔ اسی طرح ان کی والدہ محترمہ کچھ دنوں سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کے والدین کو جلد از جلد شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے، صحت و سلامتی والی لمبی عمر دے اور حافظ و ناصر ہو آمین۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

(۴) خاکسار اپنی کاروباری پریشانیوں کے ازالہ اور دینی و دُنیوی ترقیات کے لئے جملہ احباب جماعت و بزرگان سے عاجزانہ دُعا کی درخواست کرتا ہے۔ خاکسار : سیّد شوکت علی کرنول (آندھرا)

مجلس خدام الاحمدیہ مدراس کے زیر اہتمام تقریری مقابلہ

مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۷۸ء دار التبلیغ مدراس کے باہر مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام تلاوتِ قرآن مجید۔ نظم اور تقریر کا مقابلہ ہوا۔ مکرم علی محی الدین صاحب صدر جماعتِ احمدیہ اور مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ انچارج کی زیرِ نگرانی منعقدہ اس اجلاس میں مکرم پروفیسر مبارک احمد صاحب ایم ایس سی مکرم محی الدین علی صاحب اور مکرم پنڈت عبد الوہاب صاحب زعیم انصار اللہ نے جج کے فرائض سرانجام دیئے۔ سب سے پہلے مکرم مولوی صاحب نے آیتِ قرآنی ولکل وجهة هو موليها فاستبقوا الخيرات کی روشنی میں نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے اور مسابقت کی رُوح پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور آخر میں مقابلہ کے سلسلہ میں مناسب ہدایت فرمائی۔ اس کے بعد مقابلہ شروع ہوا۔ تلاوت و نظم اور تقریری مقابلہ میں ۲۲ افراد نے شرکت کی۔ تلاوتِ قرآن کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تجویز فرمودہ سورۃ بقرہ کی ابتدائی آیتوں کو منتخب کیا گیا تھا۔ جج کے فیصلے کے مطابق نتائج حسبِ ذیل رہے :-

تلاوتِ قرآن مجید :-

(اطفال) عزیزم رفیق احمد صاحب۔	اوّل
" " شرف الدین صاحب	دوم
(خدام) مکرم منصور احمد صاحب	اوّل
" " عبد السلام صاحب	دوم
(انصار) " شاہ الحمید صاحب	اوّل
" حافظ محمد خواجہ صاحب	دوم
" ایم۔ کے میران شاہ صاحب	ترغیبی انعام
" عبد المجید صاحب۔	"

نظم :-

(اطفال) عزیزم رفیق احمد صاحب (تامل)	اوّل
(اطفال) عزیزم شفیع اللہ صاحب (اُردو)	دوم
" " خلیل احمد صاحب (تامل)	ترغیبی انعام

تقریری مقابلہ :-

(اطفال) عزیزم نعیم اللہ صاحب (اُردو)	اوّل
" " شفیع اللہ صاحب "	دوم
" " شرف الدین صاحب (انگریزی)	اوّل
" " امان اختر صاحب (")	دوم
" " رفیق احمد صاحب (تامل)	اوّل
" " نور الدین صاحب (")	دوم
" " نظفر حسین صاحب "	ترغیبی انعام
" " عبد الحفیظ صاحب "	"
(خدام) مکرم بشیر الدین محمود احمد صاحب (تامل)	اوّل
" " بشارت احمد صاحب "	دوم
" " محمد احمد اللہ صاحب (اُردو)	اوّل
" " عبد السلام صاحب "	دوم

انعام کے مستحقین کو مکرم مولوی صاحب نے انعامات تقسیم کئے۔ نیز مرکزی امتحان میں گذشتہ سال کامیاب ہونے والوں کو اسناد تقسیم کیں۔ بعدہٗ مکرم مولوی صاحب اور صدر صاحب جماعت نے احباب کو نصائح فرمائیں۔ اجتماعی دُعا کے بعد حاضرین کی چائے وغیرہ سے تواضع کی گئی۔ اس اجلاس میں اکثر احباب جماعت کے علاوہ کچھ زیرِ تبلیغ غیر احمدی احباب نے بھی شرکت کی۔

خاکسار : منصور احمد معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مدراس